ماہنامہ سیدھا راستہ

اکتوبر 2020ء

seedharastah.com

مرکزی دفتر: **جامع مسجد نگینہ**

بلاک بی تھری گجر پورہ چائنہ سکیم، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

دین حنیف کا ترجمان

ماہنامہ

سیدھا راستہ

لاہور

عقائد کی پختگی اور اعمال کی درستگی کے لئے عام فہم اور آسان سلیس اردو
بیسیوں حوالہ جات سے مزین، دورِ جدید میں منفرد حیثیت کا حامل

مسلسل اشاعت کا اکتیسواں سال

رکن کونسل آف جرائد اہلسنت پاکستان

بیادگار

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول،
امین علم لدنی، قطبِ جلی، نائب غوث الثقلین منظورِ نظر داتا گنج بخش
حضرت قبلہ علامہ مولانا
حاجی محمد یوسف علی نگینہ
نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی
قدس سرہ العزیز

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
حاجی محمد اللہ دتہ یوسفی زمزم رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
منیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
بشیر احمد یوسفی رحمہ اللہ تعالیٰ

بفیضانِ نظر
صوفی باصفا، قطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
حضرت نیر برج شرافت، زبدۃ العارفین، پیکرِ ایثار و وفا، فنافی الرسول
قبلہ علامہ مولانا الحاج منیرِ اسلام **مُنیر احمد یُوسفی** رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

نظل عنایت
مجمع انوار نگینہ پیر طریقت صاحبزادہ
خلیل احمد یوسفی

سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

سرپرستِ اعلیٰ
خادم دین اسلام **پیر بشیر احمد یوسفی** زید مجدہ الکریم
0313-3333777

مدیرِ اعلیٰ
مفتی **حافظ خلیل احمد یوسفی**

مدیرِ معاون
مفتی **محمد آصف یوسفی**
علامہ سلیمان شفیق یوسفی

سرکولیشن کنٹرولرز
پیرِ طریقت شیخ فہد احمد یوسفی
حافظ ظفر یوسفی

مینیجنگ ایڈیٹر
رشید احمد جنجوعہ یوسفی (ایم۔اے، ایل۔ایل۔بی)
محمد عثمان علی یوسفی

حسنِ ترتیب

1	حمد باری تعالیٰ و نعت شریف	3
2	اداریہ۔	4
3	تفسیر یوسفی۔	6
4	اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کی برکات۔	10
5	حضور سیدنا رحمۃ للعالمین رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت باسعادت و تاریخ وصال۔	15
6	میرے عظیم حضور پاک ﷺ کی شانِ عظیم	21
7	تین کی برکات۔	26
8	اِمام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ	29
9	حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور کشف المحجوب شریف	35
10	حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	39
11	اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ	44

سالانہ ممبر شپ فیس (اندرون و بیرون ملک)

	روپے
الجزائر، ایران، ترکی، عراق	2000
عرب امارات و سعودی عرب	2000
انگلینڈ	2000
کینیڈا، امریکہ	2500
پاکستان	450

زیرِ انتظام صاحبزادہ والاشان محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی و یوسفی برادران

خط و کتابت و ترسیل زر کا پتا
ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' 480-C-1 گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور
متصل جامع مسجد محمد ابوبکر صدیق
0321-8868693

کمپوزرز و ڈیزائنر عظیم احمد یوسفی، محمد اعظم یوسفی، احسن علی

ڈرافٹ اور چیک کے لئے خلیل احمد یوسفی اکاؤنٹ نمبر PK13MEZN0002860102868150 میزان بینک لاہور

پبلشر حافظ خلیل احمد یوسفی نے حامد جمیل پرنٹرز لاہور سے چھپوا کر جامع مسجد نگینہ بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور سے شائع کیا

قیمت فی شمارہ 40 روپے

کمپوزنگ: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر A-977 بلاک B-III چائنہ سکیم لاہور 0300-4274936

ویب سائٹ: http://www.seedharastah.com
ای میل ایڈریس: info@seedharastah.com
http://www.nagina.tv

دِلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے

ازقلم: صاحبزادہ حاجی اللہ دتہ زمزم یوسفی رحمۃ اللہ علیہ

دِلوں کو ذکرِ خالق سے سکوں آئے قرار آئے
چمن میں اُس کی مرضی سے خزاں آئے بہار آئے

اُسی کے نور کے جلوے زمین و آسماں میں ہیں
جہانِ رنگ و بُو میں ہر کہیں وہ جلوہ بار آئے

شمال اُس کا جنوب اُس کا اُسی کے مشرق و مغرب
سمایا ہے ہر اِک شے میں نظر پھر بھی نہ یار آئے

خُدا کے دستِ قُدرت میں ہے شاہی سب جہانوں کی
وہ چاہے تو گدا بن کے جہاں کا تاجدار آئے

خدا کی حمد میں مصروف ہے کونین کی ہر شے
ہر اِک شے کی زباں پر نام اُس کا بار بار آئے

کبھی مشکل زدہ جو بھی پکارے اپنی مشکل میں
تو اِمدادِ اِلٰہی اُس کی بن کے غم گُسار آئے

وسیلہ رحمتِ عالم کا جب دے کے دُعا مانگو
قبولیّت کو فوراً رحمتِ پروردگار آئے

جو بندگانِ خدا سے جان و دِل سے پیار کرتے ہیں
خدا کو دوسروں سے اُن پہ زم زم بڑھ کے پیار آئے

ادارہ ماہنامہ ''سیدھاراستہ'' لاہور، نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب وانجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب اورابوبکر کمپیوٹر سینٹر کی طرف سے تمام اہلِ ایمان کو **عید میلادالنبی** صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہو۔

جشنِ عیدِ میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم

ازقلم: امینِ علمِ لدنی حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

نورِ اَوّل دَا نوری ظہور ہویا، کائنات دی جان وِچ جان آ گئی
مائی آمنہ دی خدمت پاک اَندر ہر اِک حورسی خدمت بجان آ گئی

کُن دے وقت توں سی چھڑی ہوئی جیہڑی اوہ وجود اندر داستان آ گئی
جگہ جگہ بہاراں نے رقص کیتا چمن وِچ رُوحِ گلستان آ گئی

باغِ عالم وِچ آئی بہار تازہ کلیاں پھُل پتّے سارے جھوم رہے نے
نوویں صبح توں جان قربان کر کے چن جا چُھپیا تارے جھُوم رہے نے

ہادی ہادیاں دا سیّد سیّداں دا تے کریم کریماں دا آ گیا اے
پردہ پوش گناہیاں تے مجرماں دا، لج پال اَثیماں دا آ گیا اے

پے گئی جان مظلوماں دِی جان اندر، نکل جان گئی ظالم دی جان وچوں
آ گیا زمان و مکان اندر ، لامکاں والا لا مکاں وچوں

آیا زلزلہ وِچ کلیسیاں دے کوٹ کفر والے کٹ کٹ ڈِگّے
ٹُٹا لک شیطان دا بت سارے کھا کے سَٹ تے چَوڑ چَپٹ ڈِگّے

منہ دے بھار شطونگڑے پئے سارے اَیسی کھا کے توحید دی سٹ ڈِگّے
آتش کدے اِیران دے سرد ہو گئے کنگرے کسریٰ دے محل دے پھٹ ڈِگّے

رشکِ ماہِ کنعان آ گیا **یوسفؑ** چن نے اوہدے اِشارے تے رَقص کیتا
فلکوں تاریاں تارِیاں لا لا کے آ کے اُوہدے دوارے تے رَقص کیتا

چورہ شریف میں سالانہ عرس مبارک کی تقریبات 25-24-23 اکتوبر کو ہوں گی
تمام احباب کو دعوت عام ہے

اداریہ

''میں زندہ نہیں رہنا چاہتی''

گذشتہ ماہ 9 ستمبر 2020ء کی رات لاہور سیالکوٹ موٹروے پر ہونے والے واقعہ نے ہر ذی شعور اِنسان کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پورے معاشرے میں ایک ہیجان کی کیفیت ہے۔ نہ صرف ایک ماں کی عصمت ریزی نہیں ہوئی بلکہ اُن معصوم بچوں کی آغوشِ مادر کا بھرم بھی ٹوٹا ہے۔ اُن کے بچپن کی معصومیت کا قتل ہوا' اُن کا اِنسان اور اِنسانیت سے اِعتبار اُٹھ گیا۔ جس طرح خوف کے اَندھے کنویں میں اُن کو پھینکا گیا ہے شاید زندگی بھر وہ اِس تاریکی سے باہر نہ نکل سکیں کیونکہ اَصل سزا تو وہ زندگی ہے جو اُن بچوں اور اُن کی ماں نے اَب بسر کرنی ہے۔ متاثرہ خاتون کے دَرد و کرب کو نہ تو محسوس کیا جا سکتا ہے اور نہ اَلفاظ میں بیان کرنے کا یارا۔ اُس کا کرب اِس ایک جملے سے عیاں ہے جو اُس نے ڈولفن فورس کے کانسٹیبل کو دیکھ کر کہا ''خدا کے واسطے مجھے گولی مار دو مَیں زندہ نہیں رہنا چاہتی'' بحیثیت معاشرہ ہم اِس قدر پستی کا شکار ہو چکے ہیں کہ خاتون جو اپنے بچوں کے ساتھ سفر کر رہی تھی اور کسی مجبوری میں اِسے مدد کی ضرورت تھی تو پاس سے گزرتے دو اَفراد نے اُس کی مدد کی بجائے وحشی درندوں کے روپ میں اُس کی عصمت اور بچوں کی معصومیت کو ہی روند ڈالا۔ اِس واقعہ سے نہ صرف پاکستانی قوم کا سر شرم سے جھک گیا بلکہ پوری دُنیا میں وطن عزیز پاکستان کا اِسلامی تشخص بھی بُری طرح متاثر ہونے کے علاوہ معاشرہ میں عدم تحفظ کا تاثر بھی دامن گیر ہو گیا ہے (ستم ظریفی ہے کہ اِس واقعہ کے دو دن بعد لاہور اسلام آباد موٹروے پر شیخوپورہ کے قریب ڈاکو درخت کاٹ کر موٹروے بلاک کر کے گاڑیوں کو لوٹتے رہے لیکن موٹروے پولیس کہیں نظر نہیں آئی)۔

حیرانگی ہے کہ مبینہ طور پر لاہور سیالکوٹ موٹروے واقعہ کا مرکزی ملزم ڈکیتی اور جنسی زیادتی کے کئی مقدمات میں ملوث اور ضمانت پر رہا ہے۔ سوال ہے کہ اَیسے جرائم پیشہ شخص کو دندنانے اور مزید وارداتیں کرنے کے لئے اور کس نے چھوڑا یا چھڑایا' وہ کون شخصیت ہے۔ اَب تک اس سے جواب طلبی کیوں نہیں ہوئی؟

اَفسوس کہ ہمارے ملک میں لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال امیر کے اور' غریب کے لئے اور ہے۔ ظلم و زیادتی' اجتماعی زیادتی' کمسن بچے بچیوں کے ساتھ جنسی درندگی کے واقعات روزمرہ کا نہ صرف معمول بن چکے ہیں بلکہ ان میں اضافے کا رجحان پایا جاتا ہے ایک تکلیف دہ واقعہ اَبھی بھولتا نہیں کہ اس سے بڑھ کر نیا واقعہ رونما ہو جاتا ہے ملک میں جنسی درندگی کے واقعات ناقابل یقین حد تک بڑھتے جا رہے ہیں۔ لگتا ہے کہ ہمارا معاشرہ اِنسانوں کا نہیں بلکہ وحشی درندوں اور جنگلی جانوروں کا سماج ہے جہاں خونی بھیڑیئے دندناتے پھرتے ہیں اور ان کو روکنے والا کوئی نہیں ہے۔ یہ بے حس حکمران' بے حس عدلیہ اور بے شرم اِنسانوں کا ہجوم ہے۔ ستم ظریفی کہ متاثرہ خاتون موٹروے پولیس کو مدد کے لئے پکارتی رہی لیکن انہوں نے اپنے دائرہ کار کا بہانہ بنا کر آنے سے اِنکار کر دیا۔ پھر اُس نے پولیس ہیلپ لائن 15 پر کال کی لیکن وہاں سے بھی خاطر خواہ جواب نہ ملا اور اِسی اَثناء میں درندہ صفت اَفراد نے اِس مجبور و لاچار خاتون کی دُنیا تاریک کر دی۔

عدالتِ عظمیٰ کے چیف جسٹس نے اِس واقعہ کو اِنتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''موٹروے پر ڈیوٹی پر عملے کی غیر حاضری اور متذکرہ علاقہ میں کسی ڈیوٹی اہلکار کا نہ ہونا حکومت کی صریح کوتاہی ہے''۔

قارئین کرام! لاہور سیالکوٹ موٹروے کا بڑے طمطراق سے اِفتتاح کر دیا اور وہاں سے گزرنے والوں سے بڑے اہتمام سے

چوبیس گھنٹے ٹول ٹیکس بھی وصول کیا جا رہا ہے۔ لیکن حیرانگی کی بات ہے کہ اِس موٹروے پر تا حال نہ کوئی سروس ایریا مختص کیا گیا ہے۔ نہ کوئی پٹرول پمپ نصب کیا گیا ہے اور نہ پٹرولنگ پولیس اور نہ سیکیورٹی کے انتظامات کیئے گئے ہیں۔ اگر یہ سب کچھ نہیں ہو سکا تھا تو پھر موٹروے کو پبلک کے لئے کیوں کھولا گیا اور موٹروے اتھارٹی کس بات کا ٹول ٹیکس وصول کر رہی ہے۔

کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ لوگوں کی جان و مال اور عزت کے رکھوالے اور اعلیٰ عہدے کے ذمہ دار پولیس آفیسر نے اِس واقعہ کو اپنی کوتاہی تسلیم کر کے متاثرہ خاتون سے اِظہارِ ہمدردی اور معذرت کرتے ہوئے اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے اسی کو اس کا ذمہ دار گردانا شروع کر دیا کہ وہ رات گئے گوجرانوالہ جانے کے لئے اکیلی براستہ جی ٹی روڈ کی بجائے موٹروے سے کیوں گئی اور پھر اس نے اپنی گاڑی کا پٹرول چیک کیوں نہیں کیا وغیرہ وغیرہ۔ اَیسے اعتراضات ایک طرف متاثرہ خاتون اور غمزدہ خاندان کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف ہیں تو دوسری طرف پولیس آفیسر کا یہ بیان کسی بھی مظلوم یا متاثرہ فریق کے ساتھ پولیس کے اِس اَصل اور حقیقی رویے کا غماز بھی ہے جو وہ ان سائلان کے ساتھ روا رکھتی ہے جو اپنی شکایت لے کر دادرسی کے لئے تھانے میں رپورٹ یا FIR درج کرانے کے لئے جاتے ہیں۔ پولیس کے اِس نامناسب اور توہین آمیز رویے کی وجہ سے سائل خود کو ہی مجرم تصور کرنے لگتا ہے۔ حتیٰ کہ بے شمار لوگ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی یا واردات کے بارے پولیس کو اطلاع نہ دینے میں ہی اپنی عافیت سمجھتے ہیں۔ لاہور پولیس کے انچارج آفیسر کے اِس بیان سے یہ تاثر بھی اُبھرتا ہے کہ پولیس عوام کا تحفظ کرنے میں ناکام ہے اور اِس کا یہ نعرہ ''پولیس کا ہے فرض مدد آپ کی'' محض ایک ڈرامہ اور چکمہ ہے جو عوام کو دیا جا رہا ہے۔

واضح ہو کہ ہماری پولیس اگر فعال، متحرک اور ذمہ داری کا مظاہرہ کرے تو اولاً اَیسے واقعات رونما ہی نہ ہوں اور اگر ہو بھی جائیں تو دنوں نہیں بلکہ گھنٹوں میں مجرم قانون کی گرفت میں ہوں۔ لیکن محض پولیس کی وردی تبدیل کرنے اور ''محافظ'' نام رکھنے سے یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اِس کے لئے پولیس کی ذہنیت بدلنے کے لئے اِس کی مناسب تربیت کرنے کی اَشد ضرورت ہے۔ پولیس افسران کی تعیناتیاں پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کی جائیں تو بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ سیاسی بنیادوں پر ترقی اور تبادلوں کی وجہ سے موجودہ پولیس کی استعداد کار بُری طرح متاثر ہو چکی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملک میں جرائم کی شرح میں ہوشربا اضافہ ہو رہا ہے۔ پولیس کی ملی بھگت اور پشت پناہی کی وجہ سے اَوّل تو جرائم پیشہ عناصر قانون کی گرفت میں آتے ہی نہیں اور اگر کسی وجہ سے گرفتار ہو بھی جائیں تو نااہل پولیس کی ناقص تفتیش کی وجہ وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب اور وزیر اعظم پاکستان نے سانحہ موٹروے کے تناظر میں پولیس میں نئی اصلاحت لانے اور مجرموں کے لئے مختلف سزائیں تجویز کی ہیں۔ یہ باتیں اگرچہ اُمید افزا ہیں لیکن مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں نئی سزائیں تجویز کرنے کی بجائے اِسلامی سزاؤں پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ اِسلام نے پندرہ سو سال قبل تمام جرائم کے لئے نہایت واضح اور غیر مبہم سزائیں مقرر کر دی ہیں اور وہ سزائیں اِس قدر موثر اور عبرت ناک ہیں کہ اگر ان پر عملدرآمد کیا جائے تو معاشرہ اَیسے گھناؤنے جرائم سے پاک اور اَمن واَمان کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کے صدقے ہماری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کی عزت وعصمت کی حفاظت فرمائے اور ہمارے معاشرے کو درندہ صفت عناصر سے محفوظ رکھتے ہوئے ہمارے محافظین کو صحیح معنوں میں عوام کا محافظ اور امین بنائے۔ آمین!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خاکہ: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نبراسِ شرافت زبدۃ العارفین منظورِ نظر داتا گنج بخش حضرت قبلہ علامہ مولانا حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ

تفسیرِ یوسفی

خاکہ ثانی: صوفی باصفا قطبِ جلی پیرِ طریقت رہبرِ شریعت امین علم لدنی نبراسِ شرافت زبدۃ العارفین حضرت قبلہ علامہ مولانا الحاج مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب: خادم دین اسلام خلیل احمد یوسفی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ

(مرد عورتوں پر سرپرست ہیں)

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِھِمْ ط فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰہُ ط وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ ج فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ۝ (النسآء:34)

''مرد سرپرست ہیں عورتوں پر اِس لئے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُن میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اِس لئے کہ مردوں نے اِن پر اپنے مال خرچ کئے تو نیک بخت عورتیں اَدب والیاں ہیں' خاوند کے پیچھے حفاظت رکھتی ہیں جس طرح اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہٗ) نے حفاظت کا حکم دیا اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اَندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو بے شک اللہ (تبارک وتعالیٰ) بلند بڑا ہے''۔

شانِ نزول:

اِمام ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اشعث بن عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک عورت سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئی جو اپنے خاوند کے خلاف زیادتی کا بدلہ چاہتی تھی کہ اُس کے خاوند نے اُسے طمانچہ مارا ہے۔ خاتم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس پر قصاص لازم ہے۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس آیتِ مبارکہ کو نازل فرمایا تو وہ عورت قصاص کے بغیر واپس چلی گئی۔ 1

اِمام عبد بن حُمید اور اِمام ابن جریر علیہما الرحمہ نے حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو طمانچہ مارا وہ اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئی۔ قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے قصاص لینے کا اِرادہ فرمایا۔ تو یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی۔ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کو بلایا' یہ آیتِ مبارکہ اس پر پڑھی' اِرشاد فرمایا میں نے ایک اِرادہ کیا جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک اور اَمر کا اِرادہ فرمایا۔ 2

اِمام ابن مردویہ نے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک انصاری ایک عورت کو لے کر نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اَقدس میں حاضر ہوئے۔ عورت نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) اس کا خاوند فلاں بن فلاں انصاری ہے۔ اُس نے اِسے مارا ہے اور اِس کے چہرے پر نشان چھوڑے ہیں۔ نبی قبلتین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

1 تفسیر ابن ابی حاتم جز 4 ص 238' حدیث 5246۔ 2 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 71 بیروت۔

نے فرمایا: اُسے اِس کا حق نہ تھا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ آیتِ مبارکہ نازل فرمائی یعنی مرد عورتوں کو اَدب سکھانے کے ذمہ دار ہیں۔ سیّد عرب وعجم حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَیں نے ایک اَمر کا اِرادہ کیا جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک اور اَمر کا اِرادہ فرمایا۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ ''مرد عورتوں کے سرپرست ہیں'' اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ شانہٗ نے مردوں کو عورتوں کا سرپرست بنایا ہے تاکہ اِن کو اَدب سکھایا جاسکے۔

قَوَّامٌ مبالغہ کا صیغہ ہے اور قیم کا ہم معنی ہے جس کا مطلب ہے منظّم اَدب آموز۔

مرد کے **قَوَّامٌ** ہونے کی دو جہتیں ہیں۔ ایک تخلیقی وہبی دوسری کسبی امتیازی

بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بعض مردوں کو بعض عورتوں پر تخلیقی برتری عطا فرمائی۔

مردوں کو کمالِ عقل، حسنِ تدبیر، وسعتِ علم، عظمتِ جسم، زیادتیِ قوت اور صلاحیت واستعداد کی بیشی تخلیقی طور پر عطا فرمائی ہے اسی وجہ سے مندرجہ ذیل احکامات عورتوں کے لئے ہیں مردوں کے لئے نہیں ہیں۔

نبوت، اِمامت، حکومت، قضا، تعزیری جرائم کی شہادت، وجوب جہاد، وجوب جمعہ، وجوب عیدین، اذان، خطبہ، نماز باجماعت اِن تمام برتریوں کی وجہ سے فرمایا اگر مَیں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو کہتا شوہر کو سجدہ کرے۔

اور برتری اس وجہ سے بھی ہے کہ وہ مرد اپنا مال عورتوں پر بھی خرچ کرتے ہیں نان ونفقہ اور مہر وغیرہ کی صورت میں۔

اِس آیت مبارکہ میں عورتوں کی دو اَقسام بیان کی گئیں۔ (1) **فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ** ؕ

(2) **وَالّٰتِىْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِى الْمَضَاجِعِ**

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے اچھی بیوی وہ ہے کہ اگر اُس کا شوہر دیکھے تو خوش ہو اگر تو کسی کام کا حکم دے تو وہ تیرا حکم مانے اگر تو غیر حاضر ہو تو تیری غیر موجودگی میں وہ اپنے مال وآبرو کی حفاظت رکھے پھر شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے آیتِ مبارکہ **اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ** آخر تک تلاوت فرمائی۔ 3

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے مہینہ کے مقررہ روزے رکھے اپنی عصمت کی حفاظت رکھے اور شوہر کا حکم مانے تو جنت کے اَندر جس دروازے سے چاہے چلی جائے۔ 4

حضرت سیّدہ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: اگر عورت اَیسی حالت میں فوت ہو کہ اُس کا شوہر اُس سے راضی تھا تو جنت میں گئی۔ 5

عورتوں کی دوسری قسم مندرجہ ذیل ہے:

---

3 احکام القرآن سورۃ النسآء آیت 34، ابن کثیر سورۃ النسآء آیت 34، تفسیر بیضاوی سورۃ النسآء آیت 34، کنز العمال حدیث 44477۔ 4 مشکاۃ المصابیح حدیث 3254، جامع الاحادیث حدیث 24526، الجامع الکبیر للسیوطی حدیث 144۔ 5 تفسیر خازن سورۃ النسآء آیت 34، جامع الاصول حدیث 4707، جامع ترمذی حدیث 1161، الجامع الصغیر لجلال الدین السیوطی حدیث 2945، مستدرک حاکم حدیث 7328، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 884، جامع الاحادیث حدیث 9894، الجامع الکبیر حدیث 8572، سنن ابن ماجہ حدیث 1854، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 17123۔

(وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ) اور جن عورتوں کی بد دماغی کا تم کو اندیشہ ہو یعنی نافرمانی اور نک چڑھے پن کا خوف ہو۔

(فَعِظُوْهُنَّ) تو اُن کو (زبانی) نصیحت کرو۔ یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کے عذاب سے اور اُن کو بستروں پر تنہا چھوڑ دینے سے اور مارنے کی دھمکی سے ڈراؤ اور جب زبانی نصیحت مفید نہ ہو تو۔

(وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ) اُن کو اُن کی خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو یعنی جب تم خوابگاہوں میں اور بستروں پر ہو تو عورتوں کو اپنے لحافوں اور چادروں کے اَندر نہ آنے دو۔ بعض کے نزدیک بستر پر تنہا چھوڑ دینے سے بطور کنایہ ترک صحبت مراد ہے یا منہ پھیر کر لیٹ رہنا مقصود ہے۔ یہی زیادہ ظاہر ہے کیونکہ فِی الْمَضَاجِعِ (خواب گاہوں میں) فرمایا عَنِ الْمَضَاجِعِ (خواب گاہوں سے) نہیں فرمایا۔

حضرت سیّدنا معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' مَیں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم پر بیوی کے کیا حقوق ہیں فرمایا جب اس کو کھانے کی ضرورت ہو تو کھانے کو دینا پہننے کو دینا۔ چہرہ پر نہ مارنا۔ اس کو گالیاں نہ دینا اور سوائے گھر (یعنی کسی محفوظ جگہ) کے کہیں اس کو تنہا نہ چھوڑ بیٹھنا۔ 6

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے کہ سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سب سے اَچھا شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے لئے اچھا ہے اور مَیں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے اچھا ہوں۔ 7

فَالصّٰلِحٰتُ اِن میں جو نیک عورتیں ہیں۔ قٰنِتٰتٌ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ شانہ' کے احکام کی پابند ہیں اور اپنے شوہروں کی بھی فرمانبردار ہیں۔ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَیْبِ حفاظت کرنے والی ہیں غیب کی۔ یعنی اُن اُمور کی حفاظت کرتی ہیں جو شوہروں کے غائب ہونے پر اُن کی حفاظت اُن پر واجب ہے۔ مثلاً اپنی پردہ کی چیزیں اور اَموال اور گھروں کو غیروں سے بچاتی ہیں۔

سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہترین عورت وہ ہے جو جب شوہر دیکھے تو اُسے خوش کرے اور جب کوئی حکم کرے تو فوراً بجالائے اور جب شوہر گھر نہ ہو تو اس کے مال ونفس کی نگرانی کرے اس کے بعد آپ ﷺ نے یہی آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی۔ 8

خوف ایک حالت کا نام ہے جو اِنسان کو کسی امر مکروہ کی وجہ سے عارض ہوتی ہے یا وہ اِس کے گمان سے اَیسا ہوگا یا اس کے علم میں ہوگا کہ یہ شے مکروہ مجھے عارض ہوگی یا اُسے اِن دونوں طریقوں سے کسی ایک طریق سے معلوم ہو۔ یعنی تمہیں گمان ہو کہ عورتیں تمہاری نافرمانی کریں گی یا تمہاری فرمانبرداری سے تکبر اور سرکشی کریں گی فَعِظُوْهُنَّ تو اُنہیں ترغیب وترہیب کر کے نصیحت کرو۔

حضرت اِمام ابو منصور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وعظ سخت قلوب کو نرم کرتا ہے اور متنفر طبائع کو ترغیب دیتا ہے۔ انجام ونتائج کی تذکیر کا نام وعظ ہے۔

وَاهْجُرُوْهُنَّ اور اُنہیں اس کے بعد چھوڑ دو۔ یعنی اگر اُنہیں وعظ ونصیحت نفع نہ دے اَلْهَجْر معنی کسی کو غصہ ورنج ظاہر کر کے

---

6 مشکوۃ حدیث 3259' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 15176' جامع الاصول للجزری حدیث 4719۔ 7 الآداب للبیہقی حدیث 44' ترمذی حدیث 3895' الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 4100' السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 16117' بستان الاحبار مختصر نیل الاوطار حدیث 3664' تہذیب الآثار للطبری حدیث 1125' جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 12170' الجامع الکبیر حدیث 12479' ابن ماجہ حدیث 1977' ترمذی حدیث 3895' کنز العمال حدیث 44989' مشکوٰۃ حدیث 3252۔ 8 الجامع الصغیر للسیوطی حدیث 4046' مستدرک حاکم حدیث 2682' تفسیر ابن ابی حاتم حدیث 5283' الجامع الکبیر حدیث 12415' السنن الکبریٰ للنسائی حدیث 8961' کنز العمال حدیث 45139۔

چھوڑ دینا۔

فِی الْمَضَاجِعِ بستروں میں یعنی انہیں اپنے لحافوں میں داخل نہ کرو۔ اور مَضَاجِعُ مَضْجِعٌ کی جمع ہے۔ نیند کے لئے کروٹ رکھنے کی جگہ کو مَضْجِعٌ کہتے ہیں۔

وَاضْرِبُوْهُنَّ ڈانٹ ڈپٹ کی اِجازت ہے۔

فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ پس وہ اگر تمہارا کہا مان جائیں جو اَصلی مقصود ہے

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ط تو اُن پر کوئی راہ طلب نہ کرو۔ توبیخ اور اذی وغیرہ نہ پہنچاؤ۔ یعنی اِس کے بعد اُن کے پیچھے نہ لگ جاؤ اور انہیں اَیسے سمجھو کہ گویا اُن سے کوئی فعل سرزد نہیں ہوا۔ اِس لئے کہ توبہ کرنے کے بعد گویا گناہ ہوا ہی نہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ بلند ہے یعنی قدرت کے لحاظ سے ان عورتوں پر تمہارے سے زیادہ قدرت رکھتا ہے۔

حدیث شریف:

سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سب کے سب حاکم ہو اور ہر حاکم سے اپنی رعایا کے متعلق سوال ہوگا۔ 9

سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت بھی دُنیا میں اپنے شوہر کو ایذا پہنچاتی ہے تو اُس کی زوجہ حورِعین اُسے کوستے ہوئے کہتی ہے کہ تجھے اللہ تبارک وتعالیٰ ہلاک کرے تو اُسے مت ایذا دے وہ تو تیرے پاس چند گھڑیوں کا مہمان ہے عنقریب وہ تجھ سے جُدا ہو کر میرے ہاں آئے گا۔ 10

اِمام عبد بن حُمَید اور اِمام ابن منذر علیہما الرحمہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ مرد عورتوں کو اَدب اور تعلیم دینے کے ذمہ دار ہیں کیونکہ وہ مہر کی صورت میں اُن پر مال خرچ کرتے ہیں۔ 11

اِمام ابن جریر اور اِمام ابن منذر علیہما الرحمہ نے حضرت زُہری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ بیوی مرد سے قصاص نہیں لے سکتی مگر جان کا قصاص لے سکتی ہے۔ 12

اِمام ابن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے قول نقل کیا ہے کہ ہم مرد سے قصاص لیں گے مگر جب وہ اَدب سکھانے کے لئے کوئی تکلیف دے۔

اِمام ابن جریر اور اِمام ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے آیت مبارکہ کا یہ معنی نقل کیا ہے کہ مرد عورتوں پر اَمیر ہیں۔ عورتوں پر لازم ہے کہ جن چیزوں کا اللہ تبارک وتعالیٰ نے حکم دیا ہے اُن میں مرد کی اطاعت کریں عورت کی مرد کے لئے اطاعت یہ ہے کہ وہ خاوند کے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اُس کے مال کی حفاظت کرے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرد کے نطفہ اور کمائی کے ذریعہ اس پر احسان فرمایا ہے۔ قٰنِتٰتٌ کا معنی اطاعت کرنے والیاں اور عدم موجودگی میں مال کی حفاظت کرنے والیاں ہیں جب وہ عورتیں اَیسی ہیں تو اُن کے ساتھ احسان کرو۔ 13

---

9 الآداب للبیہقی حدیث 662 'الادب المفرد حدیث 206 'ترمذی حدیث 1706 'الجامع الصغیر حدیث 6370 'السنن الکبریٰ للبیہقی حدیث 17080 'المعجم الاوسط حدیث 6880-3890-3576 'الجامع الکبیر حدیث 826 'سنن ابی داؤد حدیث 2928۔ 10 مشکوٰۃ حدیث 3258 'ترمذی حدیث 1174 'المعجم الکبیر حدیث 224 'جامع الاحادیث حدیث 16060 'جامع الاصول حدیث 4710 'کنز العمال حدیث 44779 'مسند احمد حدیث 22101۔ 11 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 72۔ 12 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 72 بیروت 'النکت والعیون جز 1 ص 481۔ 13 تفسیر طبری زیر آیت جلد 5 ص 70 بیروت

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر کی برکات

ترتیب: زوجہ پیر طریقت شیخ فہد احمد یوسفی (پرنسپل جامعہ یوسفیہ برائے طالبات پنجاب)

ذکر کرنے والے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ اور حضرت سیّدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ [1] ''جب کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ (عزوجل) کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے اُنہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت اُنہیں ڈھانپ لیتی ہے، اُن پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ (جل جلالہ) اپنے ہاں فرشتوں کے پاس اُس کا تذکرہ فرماتا ہے''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيْرُ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيْرُوْا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتُ [2] ''(خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کی شاہراہ پر محو سفر تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جمدان نامی پہاڑ کے پاس سے گزرے تو فرمایا: چلتے جاؤ، یہ جمدان ہے۔ پھر فرمایا: مفردون سبقت لے گئے۔ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مفردون کون لوگ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں''۔

حضرت سیّدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ [3] ''وہ شخص جو اپنے رب (عزوجل) کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ کی طرح ہے اور وہ شخص جو ذکر نہیں کرتا مردہ کی طرح ہے''۔

مجھے یاد کرتا ہے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، امام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهُ اِذَا ذَكَرَنِيْ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهُ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِيْ مَلَاٍ خير مِنْهُمْ [4] ''مَیں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں، جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو مَیں اُس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دِل میں یاد کرتا ہے تو مَیں بھی اُسے اپنے دِل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو مَیں اُسے اُس سے بہتر (فرشتوں کی) جماعت میں یاد کرتا ہوں''۔

حضرت سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وازيد وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فجزاء سَيِّئَة مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّيْ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا

---

[1] مشکوٰۃ حدیث 2261، مسلم حدیث 2700، مسند ابو یعلی حدیث 1252، صحیح ابن حبان 3/136 حدیث 855، سنن ترمذی حدیث 3378، مسند احمد 3/92 حدیث 11893، سنن ابوداؤد 2/71 حدیث 1455، کنز العمال حدیث 1824۔ [2] مشکوٰۃ حدیث 2262، مسلم حدیث 2676، مسند احمد حدیث 9321، صحیح ابن حبان حدیث 858، المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 2773، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 13233، شعب الایمان حدیث 504، کنز العمال حدیث 1774۔ [3] مشکوٰۃ حدیث 2264۔ [4] بخاری حدیث 6970، مسلم حدیث 2675، ترمذی حدیث 3603، سنن ابن ماجہ حدیث 3822، صحیح ابن حبان حدیث 811، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 26967، کنز العمال حدیث 1135۔

وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّیْ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِیَنِیْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطِیْئَةً لَا یُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَقِیْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً 5 ''جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا تو اُس کے لئے دس گنا ثواب ہے اور مَیں اسے بڑھا دوں گا' اور جو شخص بُرائی لے کر آئے گا تو بُرائی کا بدلہ اس کی مثل ہی ہو گا یا پھر مَیں بخش دوں گا' جو شخص بالشت برابر میرے قریب آتا ہے تو مَیں ایک ہاتھ (تقریباً ایک میٹر) اس کے قریب ہو جاتا ہوں' اور جو شخص ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں دو ہاتھ اُس کے قریب ہو جاتا ہوں' جو شخص چلتا ہوا میرے پاس آتا ہے تو مَیں دوڑتا ہوا اُس کے پاس آتا ہوں۔ جو شخص زمین بھر کر گناہ لے کر میرے پاس آئے گا تو مَیں اسی قدر مغفرت لے کر اس سے ملاقات کروں گا بشرطیکہ وہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو''۔

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا: ''جو شخص میرے کسی پسندیدہ شخص سے دشمنی رکھے تو میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے' اور میرا بندا جن جن عبادات کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں سے وہ عبادت مجھے بہت محبوب ہے جو مَیں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ مَیں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں' جب مَیں اُس سے محبت کرتا ہوں تو مَیں اُس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے' اُس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے' اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے' اُس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو مَیں اُسے عطا کر دیتا ہوں' اگر وہ مجھ سے پناہ طلب کرتا ہے تو مَیں اُسے پناہ دے دیتا ہوں' مَیں نے جو کام کرنا ہوتا ہے اُس کے کرنے میں مجھے کبھی اِتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کسی مومن کی جان قبض کرتے وقت تردد ہوتا ہے وہ موت کو ناگوار جانتا ہے اور مَیں اُس کی ایذا کو ناگوار جانتا ہوں' حالانکہ وہ (موت) تو اسے ضرور آنی ہے''۔ 6

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (جل جلالہ) کے کچھ فرشتے ہیں جو اہلِ ذکر کو تلاش کرتے ہوئے راستوں میں چکر لگاتے رہتے ہیں' جب وہ کچھ لوگوں کو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا ذکر کرتے ہوئے پا لیتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں' اپنے مقصد (اہل ذکر) کی طرف آؤ۔ سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے پروں کے ذریعے اُنہیں گھیر لیتے ہیں اور آسمانِ دُنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُن کا رب (عزوجل) اُن سے پوچھتا ہے' حالانکہ وہ اُنہیں بہتر جانتا ہے' میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں' وہ تیری تسبیح و تکبیر اور تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: وہ فرماتا ہے: کیا اُنہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں' نہیں۔ اللہ (جل جلالہ) کی قسم! اُنہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ فرمایا: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو پھر اُن کی کیفیت کیسی ہو؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں' اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو وہ تیری خوب عبادت کریں' خوب شان و عظمت بیان کریں اور تیری بہت زیادہ تسبیح بیان کریں۔ فرمایا' وہ پوچھتا ہے: وہ (مجھ سے) کیا مانگ رہے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں' وہ تجھ سے جنت مانگ رہے ہیں۔ فرمایا: وہ پوچھتا ہے' کیا اُنہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ تو وہ عرض کرتے ہیں' نہیں۔ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم! اُنہوں نے اُسے نہیں

---

5 مشکوٰۃ حدیث 2665' مسلم حدیث 2687' سنن ابن ماجہ حدیث 3821' شعب الایمان للبیہقی حدیث 7047۔ 6 جامع الصغیر للسیوطی حدیث 1752' بخاری حدیث 6137' صحیح ابن حبان حدیث 349' جامع العلوم والحکم لابن رجب الحنبلی الحدیث الثامن والثلاثون 1/38' کنز العمال حدیث 21327' مشکوٰۃ حدیث 2266۔

دیکھا۔ فرمایا: وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو وہ اُس کی بہت زیادہ خواہش، چاہت اور رغبت رکھیں۔ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ پوچھتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ طلب کرتے ہیں؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں، جہنم سے۔ فرمایا: وہ پوچھتا ہے: کیا اُنہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں، نہیں۔ اللہ (عزوجل) کی قسم! اُنہوں نے اُسے نہیں دیکھا۔ فرمایا: وہ پوچھتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ فرمایا: وہ عرض کرتے ہیں، اگر وہ اُسے دیکھ لیں تو وہ اُس سے بہت دُور بھاگیں اور اُس سے بہت زیادہ ڈریں گے۔ آپ سرکار ﷺ نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: مَیں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ مَیں نے اُنہیں بخش دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: اُن میں فلاں شخص اَیسا ہے جو کہ اُن (یعنی اہل ذکر) میں سے نہیں، وہ تو کسی ضرورت کے تحت آیا تھا، فرمایا: وہ اَیسے بیٹھنے والے ہیں کہ اُن کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا۔ اور مسلم کی روایت میں ہے: اللہ (جل جلالہ) کے کچھ فاضل فرشتے ہیں جو چکر لگاتے رہتے ہیں اور وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں، جب وہ ذکر کی کوئی مجلس پالیتے ہیں تو وہ بھی اُن کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں، اور اپنے پروں کے ذریعے اُنہیں گھیر لیتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان (ذاکرین) کے اور آسمانِ دُنیا کے مابین خلا کو بھر دیتے ہیں، جب وہ (ذاکرین) مجلس سے اُٹھ جاتے ہیں، تو وہ فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں، فرمایا: تو اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) اُن سے پوچھتا ہے، حالانکہ وہ (اُن کے اَحوال کو) جانتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، ہم زمین سے تیرے اُن بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح وتکبیر اور تہلیل وتحمید بیان کرتے ہیں اور تجھ سے مانگتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں، فرمایا: کیا اُنہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، نہیں۔ فرمایا: اگر وہ میری جنت دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے پناہ طلب کرتے ہیں، فرمایا: وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں، تیری جہنم سے، فرمایا: کیا اُنہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں، نہیں۔ فرمایا: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیں تو پھر کیسی کیفیت ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں، وہ تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: مَیں نے اُنہیں بخش دیا، اُنہوں نے جو مانگا مَیں نے دے دیا اور اُنہوں نے جس چیز سے پناہ طلب کی، مَیں نے اُنہیں اُس سے پناہ دے دی۔ فرمایا: وہ (فرشتے) عرض کرتے ہیں، یا اللہ (جَلَّ جَلالُک!) اُن میں ایک اَیسا گناہ گار شخص ہے کہ بس وہ گزر رہا تھا اور اُن کے ساتھ بیٹھ گیا۔ فرمایا: اللہ ربُّ العزت کہتا ہے، مَیں نے اُسے بھی بخش دیا، وہ اَیسے لوگ ہیں کہ اُن کا ہم نشین محروم نہیں رہ سکتا''۔ 7

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، قائد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَا مِنْ قَوْمٍ يَقُوْمُوْنَ مِنْ مَجْلِسٍ لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا قَامُوْا عَنْ مِثْلِ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً** 8 ''جو لوگ کسی اَیسی مجلس سے اُٹھیں جہاں اُنہوں نے اللہ (جل جلالہ) کا ذکر نہ کیا ہو تو وہ اَیسے اُٹھیں گے جیسے کسی گدھے کی بدبودار لاش سے اُٹھے ہوں۔ اور یہ (مجلس روزِ قیامت) اُن کے لئے باعث حسرت ہوگی''۔

تمام اہل اسلام کو جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک ہو
منجانب: ابوبکر کمپیوٹر سینٹر

7 مشکوۃ المصابیح حدیث 2267۔ 8 الآداب للبیھقی حدیث 6258، مشکوۃ حدیث 2273، سنن ابوداؤد حدیث 4855، مستدرک حاکم حدیث 1808، شعب الایمان حدیث 541، جامع الاحادیث للسیوطی حدیث 20664، کنز العمال حدیث 25372۔

I LOVE DEEN-A-ISLAM

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا
مُنیر احمد یوسفی (ایم۔اے) علیہ الرحمہ
الیکٹرونک میڈیا پر

تصنیفات اور سیدھا راستہ میگزین کے لئے

http://www.seedharastah.com
پڑھنے اور ڈون لوڈ ایک ساتھ ساتھ

naginatv

Facebook

www.fb.com/nagina.tv

سوالات وجوابات کے لئے

info@seedharastah.com
+92-300-4274936,0321-8868693

Video بیانات کے لئے

YouTube naginatv
naginatv
www.nagina.tv

Live Programme کا شیڈول

(۱) ہر انگریزی ماہ کے پہلے اتوار ماہانہ تعلیمی وتربیتی اجتماع کو صبح 11:00 تا بعد از نماز ظہر۔
(۲) ہفتہ وار تعلیمی وتربیتی اجتماع کو ہر ہفتے بعد از نماز عشاء۔ (۳) روزانہ بعد از نماز فجر تفسیر قرآنِ مجید۔
(۴) علاوہ ازیں گاہے بگاہے دیگر نمازوں اور مواقع پر بھی۔ nagina.tv www nagina.tv

WhatsApp No:

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات حاصل کرنے کیلئے ہمارے نمبر +92344-4501541
پر السلام علیکم لکھ کر whatsapp پر sms فرمائیں۔ آڈیو اور ویڈیو سی ڈیز اور موبائل کارڈ MP3 اور MP4

مختلف عنوانات کی ویڈیو وآڈیو بیانات اور محفلوں کی سی ڈیز، میموری کارڈ و یو ایس بی ہمارے ہیڈ آفس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

نوٹ تمام قارئینِ کرام سے گذارش ہے کہ اِس کاوش میں مزید بہتری کے لئے ہمیں اپنی رائے سے آگاہ فرمائیں۔
ہیڈ آفس: جامع مسجد نگینہ بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور۔

دُعاؤں کے طالب صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی 0313-3333777 محمد عثمان علی یوسفی 0314-4287986

ایک نورانی سفر مبارک اور تین عظیم معجزات

حضرت سیّدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں، میں نے خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے تین معجزات دیکھے، ہم سفر کر رہے تھے کہ ہم ایک اُونٹ کے پاس سے گزرے اُس پر پانی لایا جاتا تھا' جب اُس اُونٹ نے آپ ﷺ کو دیکھا تو وہ بلبلا اُٹھا اور اپنی گردن (زمین پر) رکھ دی' خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا اِس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ وہ آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِسے مجھے فروخت کر دو۔ اُس نے عرض کیا' نہیں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم آپ ﷺ کو ویسے ہی ہبہ کر دیتے ہیں' لیکن عرض یہ ہے کہ یہ جس گھرانے کا ہے اُن کی معیشت کا اِنحصار صرف اِسی پر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سن لے! جب تو نے اِس کی یہ صورت بیان کی ہے تو اِس نے کثرتِ عمل اور قلتِ خوراک کی شکایت کی تھی' تم اِس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ پھر ہم نے سفر شروع کیا حتیٰ کہ ہم نے ایک جگہ قیام کیا تو ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سو گئے' ایک درخت زمین پھاڑتا ہوا آیا حتیٰ کہ اُس نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا' اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا' جب ختم المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اِس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے اِجازت طلب کی کہ وہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے' لہٰذا اُسے اِجازت دی گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں پھر ہم نے سفر شروع کیا تو ہم پانی کے قریب سے گزرے وہاں ایک عورت اپنے مجنون بیٹے کو لے کر آپ ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی۔ نبی الحرمین حضور سیّدنا نبی اللہ ﷺ نے اُسے اُس کی ناک سے پکڑ کر فرمایا نکل جا' کیونکہ میں محمد ﷺ اللہ (عزوجل) کا رسول ہوں ﷺ۔ پھر ہم نے سفر شروع کر دیا' جب ہم واپس آئے اور اُسی پانی کے مقام سے گزرے تو آپ ﷺ نے اُس عورت سے اُس بچے کے متعلق دریافت فرمایا تو اُس نے عرض کیا' اُس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے آپ ﷺ کے بعد اس کی طرف سے کوئی ناگوار چیز نہیں دیکھی۔ [1]

(1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5922' مجمع الزوائد جلد 3 ص 95' شرح السنۃ حدیث نمبر 3718' مسند احمد جلد 4 ص 173' مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 618-617 جلد 4 حدیث نمبر 170' دلائل النبوۃ جلد 6 ص 23' ابن حبان حدیث نمبر 844' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 6 ص 117۔)

میاں لائٹ ہاؤس کے درآمد شدہ خالص دانہ سے اپنے تیار کردہ اعلیٰ کوالٹی کے مرچ خول لائٹ مرچ اینڈ ڈیکوریشن لڑی معیار میں سب سے اوّل

میاں لائٹ ہاؤس
دکان نمبر 3.B حافظ الیکٹرک مارکیٹ، شمع بلڈنگ
شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ 042-37636243
مینوفیکچررز
میاں محمد یوسف یوسفی

حضور سیّدنا رحمۃ للعالمین رسول اللہ ﷺ کی تاریخِ وِلادتِ باسعادت و تاریخ وصال شریف

﴿اِس ماہ مبارک کا خصوصی مضمون﴾

نگینہ ریسرچ سینٹر

سوال: آپ ﷺ کس دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے؟

جواب: اِس میں کوئی اِختلاف نہیں کہ محسنِ اِنسانیت احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دوشنبہ (یعنی پیر) کے دِن دُنیا میں تشریف لائے یعنی پیدا ہوئے۔

سوال: صاحبِ تفسیر ابنِ کثیر اس بارے میں کیا لکھتے ہیں؟

جواب: علامہ ابنِ کثیر السیر ۃ النبویۃ میں اِس موضوع پر لکھتے ہیں: ''(خاتم النبیین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ باسعادت پیر کے روز ہوئی۔ حضرت اِمام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت غیلان بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت ابوقتادہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت کیا ہے ایک اَعرابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) پیر کے روزے کے بارے میں آپ (ﷺ) کیا فرماتے ہیں؟ (شفیع المذنبین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں میری وِلادت ہوئی اور یہ وہ دن ہے جس میں مجھ پر وحی نازل ہوئی''۔ 1

بارہ ربیع الاوّل شریف ہی تاریخِ وِلادت ہے:

حضرت اِمام بیہقی' حضرت اِمام قسطلانی اور شیخِ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہم الرحمۃ کے اَقوال حضرت اِمام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب دلائل النبوت میں تحریر کرتے ہیں: ''(رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ باسعادت' پیر کے دن عام الفیل میں ماہِ ربیع الاوّل (شریف) کی بارہویں رات گزرنے پر ہوئی''۔ 2

وفات النبی ﷺ:

63 سال کی عمر مبارک میں 23 سالہ دَورِ تبلیغ اُس دِن مکمل ہوا جس دِن میں آپ ﷺ نے اِس دارِ فانی سے پردہ فرمایا۔ آپ ﷺ کا وِصالِ مبارک پیر کے دِن ہوا۔ 3 اِس کے راوی حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح سندوں کے ساتھ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ' اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ' حضرت سیّدنا سعد' حضرت سیّدنا عُروہ' حضرت سیّدنا ابن مسیّب' حضرت سیّدنا ابن شہاب رضی اللہ عنہم کو راوی بتاتے ہیں۔

وصالِ پاک کے بارے میں مختلف روایات

(1) وصال پاک کی تاریخ پہلی ربیع الاوّل شریف:

''حضرت ابونعیم فضل بن دکین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں' (صاحب التاج حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں 11ھ کو بروز پیر ربیع الاوّل (شریف) کا چاند چڑھتے ہوئے وصال فرمایا''۔ 23 یعنی ربیع الاوّل شریف کی ایک تاریخ تھی۔

''حضرت یعقوب بن سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت یحییٰ بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا اُنہوں نے حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے' وہ فرماتے ہیں' (احمد مختار حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے پیر کے روز وفات شریف پائی جبکہ ربیع الاوّل (شریف) کی پہلی رات گزر چکی تھی''۔ 4

(2) وصال پاک کی تاریخ دو ربیع الاوّل شریف:

(i) کتاب المغازی میں سلیمان بن طرخان التیمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''(شافع یوم النشور حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ 22 صفر المظفر کی رات کو صاحبِ فراش ہوئے

1 مشکوٰۃ ص 179 حدیث نمبر 2045' مسند احمد جلد 5 ص 399' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 4 ص 293' دلائل النبوۃ للبیہقی جلد 1 ص 72' مرقاۃ جلد 4 ص 475' مسلم حدیث نمبر 1162۔ 2 دلائل النبوۃ جلد 1 ص 74 (دار الکتب العلمیۃ بیروت لبنان)۔ 3 مواہب اللدنیہ جلد 1 ص 649۔ 4 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 جز 5 ص 242۔

اور آپ ﷺ کی تکلیف کا آغاز آپ ﷺ کی لونڈی کے پاس ہوا' جسے ریحانہ کہا جاتا تھا۔ جو یہودی قیدیوں میں سے تھیں اور سب سے پہلے آپ ﷺ ہفتہ کے روز بیمار ہوئے اور آپ ﷺ کی وفات پیر کے دن ہوئی جبکہ ماہ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں اور آپ ﷺ کو مدینہ منورہ آئے ہوئے پورے دس سال ہو چکے تھے''۔ 5

(ii) حضرت واقدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو معشر رحمۃ اللہ علیہ نے بحوالہ حضرت محمد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ ہم سے بیان کیا' وہ فرماتے ہیں:- ''(داعی برحق حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ بدھ کے روز جبکہ 11ھ کے صفر المظفر کی گیارہ راتیں باقی تھیں۔ اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ زینب بنت جحش (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر میں شدید علیل ہو گئے اور آپ ﷺ کے پاس تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن جمع ہو گئیں اور آپ ﷺ تیرہ (13) دن علیل رہے اور پیر کے دن جبکہ 11ھ ربیع الاوّل (شریف) کی دو راتیں گزر چکی تھیں آپ ﷺ نے وصال فرمایا''۔ 6

(3) وصال پاک کی تاریخ 10 ربیع الاوّل شریف:

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جب (نبی آخر الزماں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع اَدا فرما لیا تو آپ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لے آئے اور وہاں ذی الحجہ کا بقیہ مہینہ' محرم الحرام اور صفر المظفر گزر گیا اور ۱۰ ربیع الاوّل (شریف) کو پیر کے دن وفات پائی''۔ 7

(4) وصال پاک کی تاریخ ۱۱ ربیع الاوّل شریف:

تاریخ طبری جلد 2 ص 88 میں ہے۔ ''جب (معلم انسانیت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے مرض کا آغاز ہوا اُس وقت صفر المظفر کی دو راتیں باقی رہتی تھیں''۔ 8

یہ سارے اَحباب اِس بات کے قائل ہیں کہ صفر کے مہینے کے آخری دو دِن باقی تھے کہ نبی الحرمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ علیل ہوئے اور کل 13 ایّام آپ ﷺ بیمار رہے۔ اِس اِعتبار سے آپ ﷺ کی وفات شریف 11 ربیع الاوّل شریف کو بنتی ہے۔

اِمام مسلم کی صحیح روایت پیشِ نظر محبوب احکم الحاکمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا وصال پیر کے روز ہوا۔

(5) بارہ ربیع الاوّل شریف 11ھ کو پیر کا دن نہیں تھا:

حضرت ابو القاسم سہیلی رحمۃ اللہ علیہ **الروض** میں بیان کرتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے: ''12 ربیع الاوّل (شریف) 11ھ کو پیر کے دن (تاجدارِ ختم نبوت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی وفاتِ پاک کا وقوع متصوّر ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے 10ھ کے حجۃ الوداع میں جمعۃ المبارک کے روز وقوف فرمایا اور یکم ذوالحجہ جمعرات کو تھی پس اِس لحاظ سے مہینوں کو مکمل یا ناقص یا بعض کو مکمل اور بعض کو ناقص 9 شمار کیا جائے تو یہ متصور ہی نہیں ہو سکتا کہ پیر کا دن ۱۲ ربیع الاوّل (شریف) کو ہو''۔ 10

منظور احمد نعمانی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:

وفات اور مرضِ وفات:

صاحبِ **مشکوٰۃ المصابیح** نے تاجدارِ اَنبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے فضائل اور وِلادتِ باسعادت اور بعثت و آغازِ وحی اور آپ ﷺ کے اَخلاقِ حسنہ کے اَبواب کے سلسلہ کو بابِ وفات پر ختم کیا ہے جس میں خاتم النّبیین حضور سیّدنا رسول اللہ

5 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 ج 5 ص 242۔ 6 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 ج 5 ص 242۔ 7 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 ج 5 ص 242۔ 8 تاریخ ابنِ خلدون جلد 2 ص 61 عربی مترجم جلد 2 ص 205' الکامل فی التاریخ لابن اثیر جلد 2 ص 317' مدارج النبوت مترجم جلد 2 ص 707' تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس جلد 2 ص 116' جوامع السیرۃ ابن حزم ص 263۔ 9 مکمل سے مراد تیس (30) اور ناقص سے مراد انتیس (29) دن۔ 10 البدایۃ والنہایۃ جلد 3 ج 5 ص 243۔

ﷺ کی وفات اور مرضِ وفات سے متعلق اَحادیث ذکر کی ہیں' اِسی کی پیروی کرتے ہوئے یہاں بھی آپ ﷺ کی وفات اور مرضِ وفات سے متعلق چند حدیثوں کے ذکر پر اِس سلسلہ کو ختم کیا جاتا ہے۔

پہلے یہ ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بارے میں تو محدثین اور اہل سیر و تاریخ کا اِتفاق ہے کہ 11 ہجری ربیع الاوّل کا مہینہ اور دوشنبہ (یعنی پیر) کا دن تھا۔ لیکن تاریخ کے بارے میں تاریخِ ولادت ہی کی طرح روایات اور اَقوال مختلف ہیں' جہاں تک اَپنا مطالعہ ہے' حدیث کی کسی کتاب میں کوئی روایت نہیں ہے جس میں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی تاریخِ وفات کا ذکر کیا گیا ہو' تاریخ اور سیر کی کتابوں میں تین تاریخوں کی روایات ذکر کی گئی ہیں' ربیع الاوّل کی پہلی' دوسری اور بارہویں اور تاریخِ ولادت کی طرح وفات کی تاریخ بھی بارہویں ہی زیادہ مشہور ہے لیکن بعض محققین نے لکھا ہے کہ تاریخِ وفات 12 ربیع الاوّل کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ بات مسلم اور صحیح ترین روایات سے ثابت ہے کہ وفات سے قریباً پونے تین مہینے پہلے آپ ﷺ نے جو حج کیا (حجۃ الوداع) تو 9 ذی الحجہ کو جمعہ کا دن تھا۔ اور یہ بھی مسلم اور صحیح روایات سے ثابت ہے کہ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی وفات دوشنبہ کے دن ہوئی تو 9 ذی الحجہ کو جمعہ ہونے کی صورت میں 12 ربیع الاوّل کو دوشنبہ کا دن کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ ذی الحجہ' محرم' صفر تینوں مہینوں کو خواہ 30 '30 دن کا فرض کیا جائے یا 29 '29 دن کا یا بعض کو 29 اور بعض کو 30 دن کا مانا جائے۔ (جو بہت مستبعد ہے اور جس کا اِمکان بہت کم ہے) تو ربیع الاوّل کو پہلے دوشنبہ کو 2 تاریخ ہوگی اور اگر ایک مہینہ کو 29 دن کا اور دو مہینوں کو 30 '30 دن کا مانا جائے (جو بکثرت ہوتا ہے) تو ربیع الاوّل کے پہلے دو شنبہ کو یکم تاریخ ہوگی۔ اِن سب حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے زیادہ قرینِ قیاس یکم ربیع الاول والی روایت ہے۔۔۔ واللہ اعلم [11]

اشرف علی تھانوی صاحب دیوبندی لکھتے ہیں:

''اور وفات آپ کی شروع ربیع الاوّل سنہ دس ہجرت روز دو شنبہ کو قبل زوال یا بعد زوالِ آفتاب ہوئی۔ اور تاریخ کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہوتا کیونکہ اِس سال ذی الحجہ نویں جمعہ کی تھی اور یوم وفات دوشنبہ ثابت ہے بس جمعہ کو نویں ذی الحجہ ہو کر بارہ ربیع الاول دوشنبہ کسی طرح نہیں ہوسکتی 12 منہ''۔ [12]

اِمام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ **فتاویٰ رضویہ شریف** جلد 26 ص 418 میں رقم طراز ہیں۔

جب ذی الحجہ 10 ہجری کی 29 تاریخ روز پنج شنبہ (جمعرات) تھی تو ربیع الاوّل شریف 11 ہجری کی 12 تاریخ کسی طرح بھی روز دوشنبہ (پیر) نہیں آتا۔

غور فرمائیں۔ اگر ذی الحجہ' محرم الحرام اور صفر المظفر تینوں مہینے 30-30 کے کئے جائیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز چہار شنبہ (بدھ) کو ہوئی اور پیر کی چھ اور تیرہ ربیع الاوّل شریف آئی اور اگر تینوں 29-29 کے لیں تو یکم ربیع الاوّل شریف روز یک شنبہ (یعنی اتوار) ہوتا ہے اور پیر کی دوسری اور نویں تاریخ آتی ہے۔ اور اُن میں کوئی ایک ناقص اور دو کامل لیں تو پہلی سہ شنبہ (منگل) کی ہوتی ہے اور پیر ساتویں اور چودھویں ربیع الاوّل شریف کو آتا ہے اور اگر ایک کامل اور دو ناقص لیں تو پہلی پیر کی ہوتی ہے پھر پیر کی آٹھویں اور پندرھویں ہوتی ہے۔

غرض 12 تاریخ ربیع الاوّل شریف میں کسی حساب سے پیر والے دِن نہیں آتی اور اِن چار صورتوں کے علاوہ کوئی صورت نہیں ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کسی بھی صورت میں آپ کا وصال پاک 12 ربیع الاوّل شریف کو ثابت نہیں ہوتا۔

[11] معارف الحدیث جلد 8 ص 161۔ [12] نشر الطیب ص 194۔

اگر وِلادت شریف اور وفات شریف دونوں کی تاریخ 12 ربیع الاوّل شریف ہے تو ہمیں پھر بھی شریعت نے نعمتِ اِلٰہی کا چرچا کرنے اور غم پر صبر کرنے کا حکم دیا ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو''۔ (الضحیٰ: 11)

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ''کیا تم نے اُنہیں نہ دیکھا جنہوں نے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نعمت، ناشکری سے بدل دی اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر لا اُتارا''۔ (ابراھیم: 28) اِس میں نعمت سے مراد حضرت محمد ﷺ ہیں۔ دیکھیں:-

بخاری جلد 2 ص 566، فتح الباری جلد 7 ص 386-385، عمدۃ القاری جلد 9 ص 92، تیسیر الباری جلد 5 ص 251، تفہیم البخاری جلد 6 ص 37038۔

اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتا ہے: ''اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرما دیں کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم) ہی کا فضل اور اُسی کی رحمت ہے اور چاہیئے کہ اِس پر خوشی کریں۔'' (یونس: 58)

حبیبِ کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اور قرآنِ مجید، اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا ربیع الاوّل شریف میں خصوصی اِہتمام کے ساتھ نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی وِلادتِ باسعادت کی خوشی منانا اور رمضان المبارک کے مہینہ میں نزولِ قرآنِ مجید کا جشن منانا بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

کتنا عجیب واقعہ ہے کہ بعض لوگ جشنِ نزولِ قرآنِ مجید تو مناتے ہیں مگر صاحبِ قرآن، اِمام المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جن کی برکت سے قرآنِ مجید ملا، اُن کی وِلادتِ باسعادت پر خوشی کے اِظہار پر ناراض ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا 12 ربیع الاوّل شریف کو روزِ ماتم نہ کیا جائے بلکہ روزِ سرورِ وِلادت شریفہ کیا جائے۔

صدمہ پر صبر کا حکم ہے: اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ''اور خوشخبری سنائیں اُن صبر والوں کو کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے مال ہیں ہم کو اُسی کی طرف پھرنا ہے۔ یہ لوگ ہیں جن پر اُن کے رب (ذوالجلال والاکرام) کی دُرودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں''۔ (البقرۃ: 155 تا 157)

اِسلام میں بنیادی صدمہ اور سوگ:

اِسلام میں بنیادی طور پر صدمہ اور سوگ تین دن کے لئے ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہوتا ہے۔ ساری عمر سوگ اور صدمہ نہیں ہوتا۔ اُن لوگوں سے سوال ہے جو ہر سال 12 ربیع الاوّل شریف کے آنے پر سوگ و صدمہ کی تلقین کرتے ہیں وہ بحوالہ قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ بتائیں کہ اِسلام میں سوگ اور صدمہ کتنے دن ہوتا ہے۔

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے عرض ہے:

(1) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کسی عورت کو جائز نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے (یعنی دوسرے عزیزوں پر) سوائے شوہر کے (اُس پر چار ماہ دس دن سوگ کرے)''۔ 13

(2) اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو عورت اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور آخرت کے دِن پر اِیمان رکھتی ہے، اُس کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میّت پر تین دِن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ اُس پر چار ماہ دس دِن سوگ ہے''۔ 14

---

13 ابن ماجہ حدیث نمبر 2085۔ 14 ابن ماجہ حدیث نمبر 2086، ترمذی حدیث نمبر 1196-1195، مسند احمد جلد 6 ص 37، السنن الکبریٰ للبیھقی جلد 7 ص 437، مجمع الزوائد جلد 3 ص 5، نصب الرایۃ جلد 3 ص 261-260، تلخیص الحبیر جلد 3 ص 239، شرح السنۃ جلد 5 ص 220 (راویہ ام المومنین حضرت سیّدہ اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا)، الترغیب والترھیب جلد 4 ص 355، بخاری حدیث نمبر 5334، مسلم حدیث نمبر 1486، ابوداؤد حدیث نمبر 2999، نسائی حدیث نمبر 3537، مشکوٰۃ حدیث نمبر 3330، مرقاۃ جلد 6 ص 352۔

(3) اِسی طرح اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''کوئی عورت کسی میت پر تین دِن سے زیادہ سوگ نہ منائے مگر شوہر پر چار ماہ اور دس دِن سوگ منائے''۔ 15

جن کے شوہر مر جائیں اُن کی عدّت:

''اور وہ جو تم میں سے مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں (یعنی جو عورتیں شوہر کے مرنے سے بیوہ ہو جائیں) وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دِن روکے رکھیں تو جب اُن کی عدت پوری ہو جائے تو اے والیو! تم پر مواخذہ نہیں اُس کام میں جو عورتیں اپنے معاملہ میں شرع کے موافق کریں اور اللہ (تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہُ الکریم) کو تمہارے کاموں کی خبر ہے''۔ (البقرۃ:234)

سیدۃ النسآ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وصیت:

خاتونِ جنت سیدۃ النسآ حضرت فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیّت فرمائی تھی کہ میرے وصال کے بعد میری ہمشیرہ حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بیٹی حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کر لینا۔ چنانچہ آپ کی وصیّت کے مطابق امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیّدہ اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا۔ 16

کیا اُمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے حضرت سیّدۃ النسآء فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا کہ میں آپ کے وصال کے بعد شادی نہیں کروں گا؟ کیونکہ میں صدمے سے ہوں گا اور ساری عمر سوگ کروں گا۔ کسی قسم کی خوشی کی تقریب میں شرکت نہیں کروں گا؟ بلکہ آپ نے حضرت سیّدۃ النسآء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد ایک کیا یکے بعد دیگرے آٹھ شادیاں کیں۔ لیکن ایک وقت میں صرف چار (4) اَزواج ہی رہیں۔

اَنبیاء کرام علیہم السلام کی ولادت' وفات اور قیامت کے دِن سلام:

سورۂ مریم کی آیت نمبر 15 میں اللہ تبارک وتعالیٰ حضرت سیّدنا یحییٰ علیہ السلام کا ذکرِ خیر فرماتے ہوئے اِرشادِ عظیم فرماتا ہے: ''اور سلام ہے اُس پر (یعنی حضرت یحییٰ علیہ السلام) پر جس دن وہ پیدا ہوئے اور (سلام ہے اُس پر) جس دن وہ فوت ہوں گے اور (سلام ہے اُس پر) جس دن وہ زندہ اُٹھائے جائیں گے''۔ 17

اِسی طرح حضرت سیّدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے ذکرِ خیر میں اِرشادِ مبارک ہے: ''اور سلام ہو مجھ پر جس دِن میں پیدا ہوا اور (سلام ہو مجھ پر) جس دن میں فوت ہوں گا اور (سلام ہو مجھ پر) جس دن میں زندہ اُٹھایا جاؤں گا''۔ 18

ذکر کردہ آیاتِ مقدسہ سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اَنبیاء کرام علیہم السلام پر وِلادت' وفات اور قیامت کے دِن اُٹھائے جانے کے وقت سلام ہے۔

اَنبیاء کرام علیہم السّلام کے وصال کے دِن کیا کرنا چاہئے؟

حضرت اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے بہترین دِنوں میں سب سے بہتر دن جمعۃ المبارک ہے' اِس میں (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی تخلیق ہوئی' اِسی (دن) میں وفات دیئے گئے' اِسی دن میں صور پھونکنا ہے اور اِسی میں بے ہوشی ہے۔ لہٰذا اِس دن میں مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھو۔ کیونکہ تمہارے دُرود

---

15 بخاری حدیث نمبر 5341' مسلم حدیث نمبر 938/66' ابوداؤد حدیث نمبر 2302' مسند احمد جلد 5 ص 85' تلخیص الحبیر جلد 3 ص 238' نسائی حدیث نمبر 3536' مرقاۃ جلد 6 ص 454' مشکوٰۃ حدیث نمبر 3331' شرح السنۃ جلد 5 ص 222' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد 1 ص 183۔ 16 رحمۃ للعالمین جلد 2 ص 104 چھاپہ شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز کشمیری بازار لاہور۔ 17 سورۂ مریم:15۔ 18 سورۂ مریم:33۔

شریف مجھ پر پیش ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہمارے دُرود شریف آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے پیش ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو رمیم ہو چکے ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر اَنبیاء کرام علیہم السلام کے (مقدس مبارک) جسم حرام کر دیئے ہیں''۔ 19

اَنبیاء کرام علیہم السّلام کی وِلادت کی خوش خبری کا بیان:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ مجید میں (حضرت) یحییٰ علیہ السلام' 20 (حضرت) اسحاق علیہ السلام' (حضرت) یعقوب علیہ السلام' 21 حضرت اسماعیل علیہ السلام 22 کی وِلادتِ باسعادت کی خوش خبریاں بیان فرمائی ہیں۔ حالانکہ جب قرآنِ مجید نازل ہوا تھا اُس وقت یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السلام وصال فرما چکے تھے۔ ربِّ ذوالجلال والاکرام نے باوجود اِس کے کہ یہ تمام اَنبیاء کرام علیہم السّلام وصال فرما چکے تھے اِن کی ولادت کی خوشی کی خبریں اِرشاد فرمائی ہیں۔

حدیث شریف میں ہے:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' کہ سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جمعۃ (المبارک) کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود (شریف) پڑھا کرو۔ یہ یوم مشہود ہے۔ اِس دِن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دُرود (شریف) بھیجتا ہے تو اُس کا دُرود (شریف) مجھ پر پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اُس سے فارغ ہو جائے۔ (راوی فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا وصال کے بعد بھی' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وصال کے بعد بھی۔ بے شک اللہ (عزوجل) نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کے (مقدّس) جسموں کو کھائے۔ پس اللہ (عزوجل) کے نبی (علیہم السّلام) زندہ ہوتے ہیں' وہ رزق دیئے جاتے ہیں''۔ 23

19 ابوداؤد حدیث نمبر 1047' نسائی حدیث نمبر 1374' ابن ماجہ حدیث نمبر 1374' مسند احمد جلد 4 ص 8' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1361' مرقاۃ جلد 3 ص 408۔ 20 آل عمران: 39۔ 21 ھود: 71۔ 22 والصّٰفّٰت: 101۔ 23 ابن ماجہ ص 119 حدیث نمبر 1637' مرقاۃ جلد 3 ص 414' جلاء الافہام ص 36' مشکوٰۃ حدیث نمبر 1366۔

Govt. Fedeal Urdu Unuversity of Arts, Science & Technology

Admission Open

College of Science & Technology (Affiliated)

Morning, Evening & Weekend Classes

B.Tech/BS.Tech (Electrical / Electronics)

Eligibility: DAE, F.sc (Pre Engg), I.C.S or Equivalent

HEC 4 Years Programme

Free Advanced Engineering Courses for BS.Tech Students

(1) Auto Cad (2) PLC
(3) Microcontroller
(4) ETAP (5) MATLAB
(6) ATS Circuit
(7) UPS Circuit
(8) Advanced Engineering Software

Heads

Engr. Muhammad Moazzam Munir Yousufi

Address:
87 Tariq Block Garden Town Lahore
Ph No: 0322-4744353

میرے عظیم حضور پاک ﷺ کی شانِ عظیم

ازقلم: اُمِّ مفازا (جامعہ یوسفیہ حمیہ برائے طالبات)

مَیں اولادِ آدم کا سردار ہوں گا:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ 1 ”قیامت کے دن (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی اولاد کا سردار مَیں ہوں گا۔ سب سے پہلے مجھے قبر سے اُٹھایا جائے گا، سب سے پہلے مَیں سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی“۔

سب سے پہلے جنت کا دروازہ میرے لئے کھولا جائے گا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آتِی بَابَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَیَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَیَقُوْلُ بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ 2 ”قیامت کے دن مَیں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اُس کے کھولنے کا مطالبہ کروں گا تو محافظ پوچھے گا، آپ کون ہیں؟ مَیں کہوں گا، محمد (ﷺ)۔ وہ عرض کرے گا، آپ (ﷺ) ہی کے متعلق مجھے حکم دیا گیا تھا کہ آپ (ﷺ) سے پہلے کسی کے لئے (اِسے) نہ کھولوں“۔

مَیں شفاعت کروں گا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٍ فِی الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ مَا صُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ نَبِیًّا مَا صَدَّقَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ 3 ”مَیں جنت میں (داخلے کے لئے) سب سے پہلے سفارش کروں گا، تمام اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) میں سے میری تصدیق کرنے والے زیادہ ہوں گے بلا شبہ اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) میں سے کوئی نبی اَیسا بھی ہوگا کہ اُس کی اُمّت میں سے صرف ایک آدمی نے اُس کی تصدیق کی ہوگی“۔

مَیں آخری نبی ہوں:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے اور دوسرے اَنبیاء (کرام علیہم السّلام) کی مثال اِس طرح ہے جیسے ایک محل ہو جسے بہترین اَنداز میں تعمیر کیا گیا ہو، لیکن ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، دیکھنے والے اُس کے گرد چکر لگاتے ہیں اور اُس اینٹ کی جگہ کے علاوہ اُس کے حسنِ تعمیر پر تعجب میں پڑ جاتے ہیں، وہ مَیں تھا جس نے اُس اینٹ کی جگہ کو پورا کیا۔ میرے ساتھ ہی تعمیر مکمل کر دی گئی اور میرے ساتھ ہی رسالت بھی مکمل کر دی گئی۔ ایک دوسری روایت میں ہے: مَیں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں“۔ 4

توراۃ میں صفات:

حضرت سیّدنا عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، مَیں نے حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی، مَیں نے کہا، مجھے سرکارِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ

1 مشکوٰۃ حدیث 5741، درمنثور بنی اسرائیل آیت 72، تفسیر ابن کثیر سورۃ بنی اسرائیل آیت 78، دلائل النبوۃ للبیھقی حدیث 2223، سنن ترمذی حدیث 3693-5156-3693، صحیح مسلم حدیث 2278-6079، کنزالعمال حدیث 31881-32033، مجمع الزوائد حدیث 13923، مسند امام احمد بن حنبل حدیث 11000۔ 2 مشکوٰۃ حدیث 5743، صحیح مسلم حدیث 197/333، مسند احمد حدیث 12397۔ 3 مشکوٰۃ حدیث 5744، مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 31651-32308، صحیح مسلم حدیث 196/32، کنزالعمال حدیث 32050، مسند ابی یعلی حدیث 3967۔ 4 مشکوٰۃ حدیث 5745، دلائل النبوۃ للبیھقی حدیث 329، ترمذی حدیث 2862، صحیح ابن حبان حدیث 316، سنن الکبریٰ للبیھقی حدیث 17497-18175، صحیح بخاری حدیث 3341، صحیح مسلم حدیث 2286/20، کنزالعمال حدیث نمبر 32127، مسند احمد حدیث 7479، مصنف ابن ابی شیبہ جز 7 ص 140۔

ﷺ کی اُس صفت کے متعلق بتائیں جو تورات میں مذکور ہے اُنہوں نے فرمایا: ''ٹھیک ہے' اللہ (عزوجل) کی قسم! آپ (ﷺ) کی جو صفات قرآن کریم میں ہیں' اُن میں سے بعض تورات میں مذکور ہیں' جیسا کہ 'اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم نے آپ (ﷺ) کو خوشخبری سنانے والا' ڈرانے والا اور بے پڑھوں (عربوں) کی حفاظت کرنے والا بنا کر بھیجا ہے' آپ میرے بندے اور میرے رسول (ﷺ) ہیں' مَیں نے آپ (ﷺ) کا نام مُتَوَکِّل رکھا ہے' آپ (ﷺ) نہ تو بداَخلاق ہیں اور نہ سخت دِل ہیں' آپ (ﷺ) نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں نہ بُرائی کا جواب بُرائی سے دیتے ہیں' بلکہ آپ (ﷺ) درگزر کرتے ہیں' معاف کرتے ہیں اور اللہ (جل جلالہ) ان کی روح قبض نہیں کرے گا حتی کہ وہ ان کے ذریعے ٹیڑھی ملت کو سیدھا کرالے اور وہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا اِقرار کرلیں اور وہ اس (کلمے) کے ذریعہ اندھی آنکھوں کو قوت بینائی' بہرے کانوں کو قوت سماعت اور غلاف میں بند دِلوں کو کھول دے گا''۔ 5

حضور پاک ﷺ خیرِ خلق:

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (غصے کی حالت میں) سیّد کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں آئے گویا اُنہوں نے کچھ (نسب میں طعن) سنا تھا' سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ منبر مبارک پر کھڑے ہوئے تو فرمایا: ''مَیں کون ہوں؟ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا' آپ (ﷺ) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ) ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: مَیں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں' اللہ (عزوجل) نے مجھے اُن میں سے بہتر گروہ میں پیدا فرمایا' پھر اُس نے اِن کے قبیلے بنائے تو مجھے اِن سب سے بہتر قبیلے میں پیدا فرمایا' پھر اُن کو گھرانے گھرانے بنایا تو مجھے اِن میں سے بہترین گھرانے میں پیدا فرمایا' مَیں اُن سے نفس وحسب کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں اور اُن کے گھرانے کے لحاظ سے بھی بہتر ہوں''۔ 6

حضور پاک ﷺ دُعائے ابراہیم:

حضرت سیّدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' سرورِ کون ومکاں حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَیں تو اُس وقت سے اللہ (جل جلالہ) کے ہاں خاتم النبیین لکھا ہوا ہوں جب (حضرت) آدم (علیہ السلام) اَبھی (ڈھانچے کی حالت میں) مٹی کی صورت میں پڑے ہوئے تھے اور مَیں اَبھی اپنے معاملے (یعنی نبوت) کے بارے میں تمہیں بتاتا ہوں' مَیں (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام) کی دُعا' (حضرت) عیسیٰ (علیہ السلام) کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو اُنہوں نے میری پیدائش کے قریب دیکھا تھا کہ اُن کے لئے ایک نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات اُن کے سامنے روشن ہوگئے''۔ 7

حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا:

حضرت سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' سرورِ کونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مَیں روزِ قیامت (حضرت) آدم (علیہ السلام) کی اَولاد کا سردار ہوں گا اور مَیں یہ ازراہِ فخر نہیں کہتا' حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا' اُس روز (حضرت) آدم (علیہ السلام) سمیت تمام اَنبیاء (کرام علیہم السلام) میرے پرچم تلے ہوں گے سب سے پہلے مجھے قبر سے اُٹھایا جائے گا اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا''۔ 8

جنت کی کنڈی مَیں ہلاؤں گا:

حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں:

5 مشکوٰۃ حدیث 5752۔ 6 مشکوٰۃ حدیث 5757' سنن ترمذی حدیث 3607' کنز العمال حدیث 31987۔ 7 مشکوٰۃ حدیث 5759' صحیح ابن حبان حدیث 313' دلائل النبوۃ ابی نعیم حدیث 9۔ 8 مشکوٰۃ حدیث 5761۔

''(سرورِکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ (کرام رضی اللہ عنہم) بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ (ﷺ) باہر سے تشریف لائے اور اُن کے قریب ہوگئے تو آپ (ﷺ) نے اُنہیں باتیں کرتے ہوئے سنا، کسی نے کہا، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے (حضرت سیّدنا) ابراہیم (علیہ السلام) کو خلیل بنایا، دوسرے نے کہا، اللہ (عزوجل) نے (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) سے کلام فرمایا، کسی اور نے کہا (حضرت سیّدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) تو وہ اللہ (جل جلالہ) کا کلمہ اور اس کی روح ہیں، کسی نے کہا، (حضرت سیّدنا) آدم (علیہ السلام) کو کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) نے انہیں منتخب فرمایا، اِس دوران (سیّدکونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس پہنچ گئے اور فرمایا: مَیں نے تمہاری باتیں سن لی ہیں، اور تمہارا تعجب کرنا کہ (حضرت) ابراہیم (علیہ السلام)، اللہ (عزوجل) کے خلیل ہیں اور وہ اِسی طرح ہیں، (حضرت سیّدنا) موسیٰ (علیہ السلام) کلیم اللہ ہیں، وہ بھی اِسی طرح ہیں، (حضرت سیّدنا) عیسیٰ (علیہ السلام) اس کی روح اور اس کا کلمہ ہیں، وہ بھی اِسی طرح بجا ہیں، (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو اللہ (جل جلالہ) نے منتخب فرمایا ہے یہ بھی حقیقت ہے، جبکہ مَیں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا حبیب ہوں اور مَیں یہ بات اَزراہِ فخر نہیں کہتا، روزِ قیامت حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، (حضرت) آدم (علیہ السلام) اور باقی سب اَنبیاء (کرام علیہم السلام) اسی کے نیچے ہوں گے اور مَیں یہ بات ازراہِ فخر نہیں کہتا، روزِ قیامت مَیں سب سے پہلے سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول ہوگی اور یہ مَیں ازراہِ فخر نہیں کہتا، سب سے پہلے مَیں ہی جنت کے کنڈی ہلاؤں گا تو اللہ (عزوجل) میرے لئے کھول دے گا اور مجھے اِس میں داخل فرمائے گا، میرے ساتھ غریب ایماندار ہوں گے اور مَیں اِس پر فخر نہیں کرتا، اللہ (جل جلالہ) کے ہاں تمام اَوّلین و آخرین سے سب سے زیادہ معزز مَیں ہوں اور مَیں اِس پر فخر نہیں کرتا''۔ 9

مَیں سب سے پہلے قبر سے نکالا جاؤں گا:

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب لوگوں کو (قبروں سے) اُٹھایا جائے گا تو مَیں سب سے پہلے نکلوں گا، جب وہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے حضور پیش ہوں گے تو مَیں اُن کا قائد ہوں گا، جب وہ خاموش ہوں گے تو مَیں اُن کی طرف سے بات کروں گا، جب اُنہیں روک لیا جائے گا (حساب شروع نہیں ہوگا) تو مَیں اُن کی سفارش کروں گا، جب وہ نا اُمید ہو جائیں گے تو مَیں اُنہیں (مغفرت و رحمت کی) خوشخبری سناؤں گا، کرامت اور چابیاں اُس روز میرے ہاتھ میں ہوں گی، اُس روز حمد کا پرچم میرے ہاتھ میں ہوگا، میرے رب (عزوجل) کے ہاں تمام اِنسانوں سے میری سب سے زیادہ عزت ہوگی، ہزار خادم میرے اِردگرد چکر لگا رہے ہوں گے، گویا وہ پوشیدہ (بند کئے ہوئے) انڈے ہیں، یا بکھرے ہوئے موتی ہیں''۔ 10

جنتی جوڑا سب سے پہلے مجھے پہنایا جائے گا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّدالکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ (جل جلالہ) سے میرے لئے وسیلہ طلب کرو۔ اُنہوں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وسیلہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک اَعلیٰ درجہ ہے، وہ صرف ایک ہی آدمی کو نصیب ہوگا اور مَیں اُمید کرتا ہوں کہ وہ مَیں ہی ہوں گا''۔ 11

حضور پاک ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے کیسے الفاظ نکلتے ہیں:

حضرت سیّدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''محمد (ﷺ) اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ) ہیں، میرے منتخب

9 مشکوٰۃ حدیث 5762۔ 10 مشکوٰۃ حدیث 5765۔ 11 مشکوٰۃ حدیث 5767۔

بندے ہیں، وہ نہ تو بداَخلاق ہیں اور نہ سخت دِل، نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں اور نہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دیتے ہیں، بلکہ وہ درگزر کرتے اور معاف کردیتے ہیں، اُن کی جائے پیدائش مکہ مکرمہ میں ہے، اُن کی ہجرت طیبہ (مدینہ) کی طرف ہوگی، ان کی حکومت ملکِ شام میں ہوگی، ان کی اُمّت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی، وہ خوشحالی وتنگدستی (ہر حال) میں ہر جگہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کی حمد بیان کریں گے، ہر بلند جگہ پر اللہ (جل جلالہ) کی تکبیر بیان کریں گے، وہ (نمازوں کے اَوقات کے لئے) سورج کا خیال رکھتے ہوں گے، جب نماز کا وقت ہوجائے گا تو وہ نماز پڑھیں گے، اُن کا ازار نصف پنڈلیوں تک ہوگا، وہ اَعضائے وضو تک وضو کریں گے، اُن کا موٴذن بلند جگہ پر (کھڑا ہوکر) اَذان دے گا، اُن کی نماز کے دوران صفیں اور اُن کی میدانِ جہاد میں صفیں برابر ہوں گی اور رات کے وقت (تہجد کے وقت تسبیح وتہلیل کے لئے) اُن کی آواز اِس طرح ہوگی جس طرح شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے''۔ 12

حضور پاک ﷺ کا نام محمد ہے:

حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) قریش کے سب وشتم اور اُن کے لعن طعن کرنے کو کس طرح مجھ سے دُور کرتا ہے؟ وہ مذمم (نعوذ باللہ جس کی مذمت کی گئی ہو) کہہ کر سب وشتم اور لعن طعن کرتے ہیں، جبکہ مَیں محمد (ﷺ) ہوں''۔ 13

حضور پاک ﷺ کتنے خوبصورت تھے:

حضرت سیّدنا براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''(خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے، آپ (ﷺ) کی چھاتی کشادہ تھی، آپ (ﷺ) کے سر کے بال کانوں کی لَو تک تھے، مَیں نے آپ (ﷺ) کو سرخ جوڑے میں دیکھا، مَیں نے آپ (ﷺ) سے زیادہ حسین کسی کو نہیں دیکھا''۔ 14

حضرت سیّدنا سماک بن حرب رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، فرماتے ہیں: ''(قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ضَلِیْعَ الْفَمِ اَشْکَلَ الْعَیْنِ اور مَنْھُوْشَ الْعَقِبَیْنِ تھے۔ حضرت سیّدنا سماک (رضی اللہ عنہ) سے پوچھا گیا، ضَلِیْعَ الْفَمِ سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے کہا، کشادہ چہرے والے۔ پوچھا گیا، اَشْکَلَ الْعَیْنِ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: آپ ﷺ کی آنکھیں بڑی اور طویل تھیں، پھر پوچھا گیا، مَنْھُوْشَ الْعَقِبَیْنِ سے کیا مراد ہے؟ اُنہوں نے کہا، آپ ﷺ کی ایڑھیاں پتلی تھیں''۔ 15

حضرت سیّدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیْحًا مُقَصَّدًا 17 ''مَیں نے (سیّد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ (ﷺ) کی رنگت سرخی مائل سفید تھی اور آپ (ﷺ) کا قد درمیانہ تھا''۔ 16

حضرت سیّدنا ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''آپ (ﷺ) کے بال (مبارک) اِس قدر سفید نہیں تھے کہ اُنہیں خضاب کیا جاتا، اگر مَیں آپ (ﷺ) کی داڑھی (مبارک) کے سفید بال (مبارک) گننا چاہتا، تو گن سکتا تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے اگر مَیں آپ ﷺ کے سر (مبارک) کے سفید بال (مبارک) گننا چاہتا تو گن سکتا تھا''۔ 17

حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''(شمس العارفین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی رنگت میں چمک دمک تھی آپ (ﷺ) کے پسینہ (مبارک) کے قطرے موتیوں کی طرح تھے، جب آپ (ﷺ) چلتے تو آگے کی طرف

12 مشکوٰۃ حدیث 5771۔ 13 مشکوٰۃ حدیث 5778۔ 14 مشکوٰۃ حدیث 5783۔ 15 مشکوٰۃ حدیث 5784۔ 16 مشکوٰۃ حدیث 5785۔ 17 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5786، بخاری حدیث 5556۔

جھک کر چلتے تھے' مَیں نے (سیّد الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی (مبارک) سے زیادہ نرم' دیباج اور ریشم کو بھی نہیں پایا اور (نبی الانبیاء حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے بدن اطہر سے زیادہ معطر' کستوری یا عنبر کی خوشبو نہیں سونگھی''۔ 18

حضرت سیّدہ اُمّ سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''(نبی قبلتین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے اور وہیں قیلولہ فرمایا کرتے تھے' مَیں چمڑے کی چٹائی بچھادیتی اور آپ (ﷺ) اُس پر قیلولہ فرماتے' آپ (ﷺ) کو پسینہ بہت آتا تھا' مَیں آپ (ﷺ) کا پسینہ (مبارک) جمع کر لیتی اور پھر اُسے خوشبو میں شامل کر لیتی' (سیّد عرب و عجم حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُمّ سلیم! یہ کیا ہے؟ مَیں نے عرض کیا' آپ (ﷺ) کا پسینہ (مبارک) ہے' ہم اِسے اپنی خوشبو کے ساتھ ملا لیتے ہیں' آپ (ﷺ) کا پسینہ (مبارک) ایک بہترین خوشبو ہے' ایک دوسری روایت میں ہے۔ اُنہوں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم اِس کے ذریعہ اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کرتے ہیں' آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا''۔ 19

حضرت سیّدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''مَیں نے (شفیع اُمّت حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نمازِ اُولیٰ (فجر یا ظہر) پڑھی' پھر آپ (ﷺ) اپنے اہل خانہ کی طرف تشریف لے گئے' مَیں بھی آپ (ﷺ) کے ساتھ ہی (مسجد سے) نکل آیا' راستے میں کچھ بچے آپ (ﷺ) سے ملے تو آپ (ﷺ) نے باری باری ان کے رخساروں پر دست شفقت پھیرا جبکہ آپ (ﷺ) نے میرے دونوں رخساروں پر دستِ شفقت پھیرا۔ مَیں نے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو اَیسے محسوس کی گویا آپ (ﷺ) نے اسے عطار کے ڈبے سے نکالا ہے''۔ 20

18 مشکوٰۃ حدیث 5787' جامع الاصول حدیث 8791' دلائل النبوۃ حدیث 211' سنن دارمی حدیث 61' شعب الایمان 1421' صحیح ابن حبان حدیث 216' صحیح مسلم حدیث 2330' کنز العمال حدیث 17816' مسند احمد حدیث 13851۔ 19 مشکوٰۃ حدیث 5788' المعجم الکبیر للطبرانی حدیث 289' شعب الایمان حدیث 1429' صحیح مسلم حدیث 2331/83' مسند احمد حدیث 12396۔ 20 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5789' جامع الاصول حدیث 8824' دلائل النبوۃ للبیہقی حدیث 212' مصنف ابن ابی شیبہ حدیث 32424' معجم الکبیر للطبرانی حدیث 1944۔

اپنے پیاروں کے ایصال ثواب کے لئے اِس کارِ خیر میں حصہ لیں

فلاحِ اِنسانیت کیلئے 2 عدد نئی ایمبولینس درکار ہیں

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب و انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب 1992ء سے عوام الناس کی فلاح و بہبود اور تبلیغ دین کی اشاعت میں خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اسی سلسلے میں ادارے نے عوام کی سہولت کے لئے ایمبولینس سروس کا بھی آغاز کیا ہوا ہے۔
پہلے سے چلنے والی 2 عدد ایمبولینس اب قابل استعمال نہیں رہی۔

لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے 2 عدد نئی ایمبولینس لاہور اور حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ کے لئے درکار ہیں

اُمید ہے آپ حسبِ سابق محبت اور خصوصی شفقت کو برقرار رکھتے ہوئے نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب اور انجمن اِشاعتِ دین اِسلام (رجسٹرڈ) پنجاب کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں گے

خیر اندیش بشیر احمد یوسفی عفی عنہ مینجنگ ڈائریکٹر نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی (رجسٹرڈ) پنجاب 0313-3333777

انجمن اکاؤنٹ نمبر: یو بی ایل بینک اکاؤنٹ ٹائٹل: انجمن اشاعت دین اسلام
050901014603 برانچ شاد باغ لاہور

بیرون ملک سے آن لائن عطیات بھیجنے والے احباب میزان بینک کے اس اکاؤنٹ نمبر پر عطیات بھیجیں
PK11MEZN0002860103073535

الداعی الی الخیر: انجمن اشاعت دین اسلام (رجسٹرڈ) پنجاب

ہیڈ آفس جامع مسجد نگینہ' A-977 بلاک B-III گجر پورہ چائنہ سکیم لاہور 28-042-36880027

تین کی برکات

ازقلم: پیر طریقت، رہبر شریعت، صوفی باصفا، حضرت علامہ منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ
ترتیب: خلیل احمد یوسفی (ایم۔فل)

میرا اللہ (جل جلالہ) مجھے بچائے گا:

حضرت سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ''مَیں نے (سرکارِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف جہاد کیا، جب (سیّدِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ واپس آیا، صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو گھنے خاردار درختوں کی وادی میں دوپہر کو نیند (قیلولہ) نے آلیا، چنانچہ (سرورِ کائنات حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے (آرام کی غرض سے) یہاں پڑاؤ ڈالا اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) درختوں کے سائے کی تلاش میں اَلگ اَلگ ہو گئے، (سرورِ کون و مکاں حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے کیکر کے درخت کے نیچے پڑاؤ ڈالا اور اپنی تلوار اس (درخت) کے ساتھ لٹکا دی اور ہم تھوڑی دیر کے لئے سو گئے، اچانک (سرورِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمیں بلانے لگے، ہم نے دیکھا کہ ایک اَعرابی آپ ﷺ کے پاس ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے مجھ پر میری تلوار سونت لی جبکہ میں اس وقت آرام کر رہا تھا میں بیدار ہوا تو تلوار اس کے ہاتھ میں سونتی ہوئی تھی، اس نے کہا، تجھے مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے تین مرتبہ کہا، اللہ (بچائے گا)۔ آپ ﷺ نے اس کی کوئی سرزنش نہیں کی اور آپ ﷺ بیٹھ گئے''۔ 1

تین (سو) سے زائد فتنے:

حضرت سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: **وَاللّٰہِ مَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْا؟ وَاللّٰہِ مَا تَرَکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ قَائِدِ فِتْنَۃٍ اِلٰی اَنْ تَنْقَضِیَ الدُّنْیَا یَبْلُغُ مَنْ مَعَہٗ ثَلَاثَ مِائَۃٍ فَصَاعِدًا اِلَّا قَدْ سَمَّاہُ لَنَا بِاسْمِہٖ وَاسْمِ اَبِیْہِ وَاسْمِ قَبِیْلَتِہٖ** 2 ''اللہ (عزوجل) کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھی بھول گئے یا انہوں نے نسیان کا اِظہار کیا، اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کی قسم! (سیّدِ کونین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ نے اِنتہائے دُنیا تک ہونے والے داعیانِ فتنہ، جن کی تعداد تین سو سے زائد تک پہنچے گی، کے متعلق بتایا، آپ ﷺ نے اس کا نام، اس کے والد کا نام اور اس کے قبیلے کے نام کے متعلق ہمیں بتایا''۔

تین مرتبہ ترکوں کو دھکیلو گے:

حضرت سیّدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد الکونین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چھوٹی آنکھوں والے یعنی ترک تم سے قتال کریں گے۔ فرمایا: تم تین مرتبہ اُنہیں دھکیلو گے حتیٰ کہ تم اُنہیں جزیرۂ عرب تک پہنچا دو گے، پہلی مرتبہ دھکیلنے کے موقع، بھاگ جانے والے بچ جائیں گے، دوسری مرتبہ بعض بچ جائیں گے اور بعض ہلاک ہو جائیں گے، جبکہ تیسری مرتبہ وہ ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ یا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا''۔ 3

بصرہ والے تین گروہوں میں منقسم ہو جائیں گے:

حضرت سیّدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، سیّد العالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری اُمّت کے کچھ لوگ نہر کے پاس ہموار نشیبی زمین پر پڑاؤ ڈالیں گے جسے وہ بصرہ کے نام سے موسوم کریں گے اور اس نہر کو دجلہ کے نام سے یاد کیا جائے گا، اس پر ایک پل ہوگا، اسکے رہنے والے بہت ہوں گے اور وہ مسلمانوں کے شہروں میں سے ہوگا اور جب آخری دَور ہوگا تو بنو قنطورا آئیں گے، جو چوڑے چہروں اور چھوٹی آنکھوں والے ہوں

1 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5304، بخاری حدیث نمبر 2910، مسلم حدیث نمبر 1949، مرقاۃ حدیث 5304۔ 2 سنن ابی داؤد حدیث 4243، مشکوٰۃ حدیث 5290، فتح الباری لابن حجر عسقلانی حدیث 504/11۔ 3 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5431، ابوداؤد حدیث نمبر 4305۔

گے حتیٰ کہ وہ نہر کے کنارے پڑاؤ ڈالیں گے اور وہ (بصرہ والے) تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے ایک گروہ گائے کی دُمیں پکڑ لے گا اور وہ جنگلوں میں (کھیتی باڑی کریں) گے اور وہ ہلاک ہو جائیں گے ایک گروہ اپنی جانوں کے لئے اَمان حاصل کرلیں گے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور ایک گروہ اپنی اُولاد کو اپنی پشت کے پیچھے کرلیں گے اور وہ ان سے قتال کریں گے اور یہی شہداء ہیں''۔ 4

تین بار زمین کا دھنسنا:

حضرت سیّدنا حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''(خاتم المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ اُنہوں نے عرض کیا، ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھ لو آپ ﷺ نے دھوئیں، دجال، جانور کے نکلنے، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، (حضرت) عیسیٰ بن مریم (علیہ السلام) کے تشریف لانے، یاجوج ماجوج کے نکلنے، تین بار زمین کے دھنسنے، ایک بار مشرق میں ایک بار مغرب میں اور ایک بار جزیرۂ عرب میں دھنسنے کا ذکر فرمایا اور ان (دس) میں سے آخری نشانی کا ذکر فرمایا کہ آگ یمن کی طرف سے نکلے گی وہ لوگوں کو ان کے حشر کے میدان کی طرف ہانک کرلے جائے گی۔ اور ایک روایت میں ہے: عدن کے آخری کنارے سے آگ ظاہر ہوگی، وہ لوگوں کو حشر کے میدان کی طرف ہانکے گی۔ اور دوسری روایت میں دسویں نشانی کے متعلق ہے: وہ ہوا ہوگی جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گی''۔ 5

تین نشانیوں کا ظہور:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، اِمام المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ (لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا) طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ 6 ''تین نشانیاں جب ان کا ظہور ہو جائے گا تو اس وقت کسی شخص کا اِیمان لانا اِس کے لئے نفع مند نہیں ہوگا بشرطیکہ وہ اس سے پہلے اِیمان نہ لایا ہو یا اس نے حالت اِیمان میں نیک کام نہ کئے ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال اور دابۃ الارض کا نکلنا''۔

تین اقسام کے قحط:

حضرت سیّدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں: ''(قائد المرسلین حضور سیّدنا) رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تھے، آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: اس سے پہلے تین قسم کے قحط ہوں گے، ایک قحط یہ ہوگا کہ اس میں آسمان تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی تہائی نباتات روک لے گی، دوسرے میں یہ ہوگا کہ آسمان اپنی دو تہائی بارش روک لے گا، زمین اپنی دو تہائی نباتات روک لے گی، اور تیسرے میں آسمان اپنی ساری بارش روک لے گا، اور زمین اپنی تمام نباتات روک لے گی چوپاؤں میں سے کوئی کھر والا باقی بچے گا نہ کوئی کچلی والا، سب ہلاک ہو جائیں گے، اس کا سب سے شدید فتنہ یہ ہوگا کہ وہ اَعرابی کے پاس آئے گا تو کہے گا، مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے اُونٹ کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں آئے گا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا، کیوں نہیں، شیطان اس کے لئے اس کے اُونٹ کی صورت اِختیار کرلے گا، تو اس کے تھن بہترین ہو جائیں گے اور اس کی کوہان بہت بڑی ہو جائے گی۔ فرمایا: وہ (دجال) دوسرے آدمی کے پاس آئے گا جس کا بھائی اور والد وفات پا چکے ہوں گے، تو وہ

4 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5432، ابوداؤد حدیث نمبر 4306، مرقاۃ جلد 10 ص 66، مسند احمد جلد 5 ص 45۔ 5 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5469، مسلم حدیث نمبر 7286، مرقاۃ جلد 10 ص 103، ابوداؤد حدیث نمبر 4311، ترمذی حدیث نمبر 2183۔ 6 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5467، مسلم حدیث نمبر 398، مرقاۃ جلد 10 ص 102، البیہقی فی شعب الایمان حدیث نمبر 10132۔

(اسے) کہے گا' مجھے بتاؤ اگر میں تمہارے لئے تمہارے والد اور تمہارے بھائی کو زندہ کردوں تو کیا تجھے یقین نہیں ہوگا کہ میں تمہارا رب ہوں؟ وہ کہے گا' کیوں نہیں' شیطان اس کے لئے اس کے والد اور اس کے بھائی کی صورت اِختیار کرلے گا۔ (حضرت سیّدہ اسماء (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں' (سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ اپنی کسی ضرورت کی خاطر تشریف لے گئے' پھر واپس آ گئے' اور لوگ آپ ﷺ کے بیان کردہ فرمان میں فکر وغم کی کیفیت میں تھے' بیان کرتی ہیں' آپ ﷺ نے دروازے کی دہلیز پکڑ کر فرمایا: اسماء کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) آپ ﷺ نے دجال کے ذکر سے ہمارے دِل نکال کر رکھ دیئے' آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ میری زندگی میں نکل آیا تو میں اس کا مقابلہ کروں گا' ورنہ میرا رب (جل جلالہ) ہر مومن پر میرا خلیفہ ہے۔ میں نے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) ہم اپنا آٹا گوندھتی ہیں اور روٹی پکا کر ابھی فارغ بھی نہیں ہوتیں کہ پھر بھوک لگ جاتی ہے' تو اس روز مومنوں کی کیا حالت ہوگی؟ فرمایا: تسبیح وتقدیس جو آسمان والوں کے لئے کافی ہوتی ہے وہی ان کے لئے کافی ہوگی"۔ 7

لوگ تین فرقوں میں جمع کئے جائیں گے:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رحمۃ للعالمین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ تین فرقوں میں جمع کئے جائیں گے' رغبت کرنے اور ڈرنے والے ایک اُونٹ پر دو (سوار) ہوں گے' ایک اُونٹ پر تین ہوں گے' ایک اُونٹ پر چار ہوں گے اور ایک اُونٹ پر دس ہوں گے' جبکہ باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی' جب وہ قیلولہ کریں گے تو وہ ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی' جب وہ رات گزاریں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ رات گزارے گی' جہاں وہ صبح کریں گے وہ صبح کرے گی اور جہاں وہ شام کریں گے وہ (شام کے وقت) ان کے ساتھ شام کرے گی"۔ 8

روز قیامت لوگوں کو تین اَقسام میں جمع کیا جائے گا:

حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' شمس العارفین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن لوگ تین طرح سے جمع کئے جائیں گے' ایک گروہ چل کر آئے گا' اور ایک گروہ سوار ہوکر آئے گا اور ایک گروہ اپنے منہ کے بل آئے گا۔ عرض کیا گیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) وہ لوگ اپنے منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے انہیں قدموں سے چلایا ہے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ وہ انہیں ان کے منہ کے بل چلا دے' سنو (یہی نہیں ہوگا کہ وہ چلیں گے بلکہ) وہ منہ ہی سے ہر بلندی (نشیب وفراز) اور کانٹے سے بچ کر چلیں"۔ 9

لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائے گا:

حضرت سیّدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: "الصادق المصدوق ﷺ نے مجھے حدیث شریف بیان کی کہ لوگوں کو تین گروہوں میں جمع کیا جائے گا' ایک گروہ کے لوگ سواریوں پر ہوں گے' کھاتے پیتے اور خوش حال ہوں گے' ایک گروہ ایسا ہوگا کہ فرشتے انہیں ان کے چہروں کے بل گھسیٹ رہے ہوں گے اور وہ انہیں (جہنم کی) آگ میں جمع کریں گے اور ایک گروہ ہوگا کہ وہ چل رہے ہوں گے اور دوڑ رہے ہوں گے اور اللہ (عزوجل) سواریوں پر کوئی آفت بھیجے گا تو کوئی سواری باقی نہیں رہے گی حتیٰ کہ آدمی کا باغ ہوگا وہ اسے سواری کے بدلے میں دے گا لیکن وہ اس پر قادر نہیں ہوگا"۔ 10

7 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5491' مسند احمد جلد 6 ص 454-453' المعجم الکبیر للطبرانی جلد 24 ص 158' مرقاۃ جلد 10 ص 145' ابن ماجہ حدیث نمبر 4077۔ 8 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5534' مسلم حدیث نمبر 7202' بخاری حدیث نمبر 6522' مرقاۃ جلد 10 ص 190' مستدرک حاکم جلد 2 حدیث نمبر 190۔ 9 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5546' مرقاۃ جلد 10 ص 203' ترمذی حدیث نمبر 3142' بخاری حدیث نمبر 6522' مسلم حدیث نمبر 7202' مسند احمد جلد 2 ص 363-354۔ 10 مشکوٰۃ حدیث نمبر 5548' نسائی حدیث نمبر 2086۔

اِمام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

ازقلم: مفتی رضوان انور یوسفی (جاپان)

حضرت اِمام الائمہ، سراج الامۃ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ تمام فقہاء اور مجتہدین کے رئیس، ماہرین حدیث کے اِمام اور استاذ، وارفتگانِ شوق کے قبلہ، عابدوں کے رہنما، زاہدوں کے قافلہ سالار، صوفیوں کے پیشوا۔ بالغرض نبوت وصحابیت کے بعد ایک اِنسان میں جس قدر محاسن اور فضائل ہو سکتے ہیں وہ اُن سب کے جامع بلکہ اِن اَوصاف میں سب کے لئے ہادی اور مقتدیٰ تھے۔

اِمام ابو حنیفہ نے فقہ اِسلامی کے جو اُصول اور قوانین وضع کئے اُن کو اُمت محمدیہ کی اکثریت نے قبول کیا، اِعزاز وافتخار کے ساتھ فقہ حنفی کے مقلد ہوئے، بے شمار اَصفیاء واتقیاء آپ کے مسلک کے مؤیِّد بنے اور بے شمار محدثین اور محققین نے آپ کے اُصول اور قواعد کے مطابق فقہی جزئیات کی توضیح اور تشریح کی اور آج دُنیا میں دو ثُلُث سے زیادہ مسلمان کی آبادی فقہ حنفی کے مطابق ہی اپنی عبادات اور معاملات کو اَنجام دے رہی ہے۔

ولادت اور نام ونسب:

اِمام ابو حنیفہ کے نسب میں مورخین کا کافی اِختلاف ہے خطیب بغدادی نے اپنی ''تاریخ'' میں آپ کے نسب کے متعلق تمام روایات جمع کردی ہیں بعض لوگوں نے لکھا ہے کہ آپ کے والد ثابت آپ کی ولادت کے وقت نصرانی تھے لیکن یہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ آپ کے صاحبزادے حماد بن ابی حنیفہ سے صحیح روایت کے ساتھ ثابت ہے کہ آپ کے والد ثابت مذہب اِسلام پر پیدا ہوئے 1 اِسی طرح آپ کے دادا کے بارے میں بھی مورخین کا اِختلاف ہے بعض لوگوں نے آپ کے دادا کا نام زوطی ذکر کیا ہے جو بنی تمیم کے غلام تھے، بعد میں بنی تمیم نے آزاد کردیا تھا لیکن یہ روایت بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ خطیب بغدادی کی آپ کے پوتے اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ سے نقل کردہ صحیح روایت اس کی تکذیب کرتی ہے، اُنھوں نے آپ کے دادا کا نام نعمان بن مرزبان بیان کیا ہے آپ کا پورا نام اس طرح ہے ''نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان''۔ نیز اسماعیل بن حماد نے فرمایا: ہم اہل فارس ہیں اور ہمیشہ سے آزاد ہیں، ہمارے خاندان میں کبھی غلامی نہیں آئی۔ 2 خطیب کی اس روایت کو دیگر محققین نے بھی قبول کر کے اِس پر اِعتماد کا اظہار کیا ہے۔ حوالے کے لئے دیکھئے (تہذیب التہذیب جلد 10، ص 249 اور الجواہر المضیہ جلد 2 ص 452)۔

یہ خیال بھی کیا جاتا ہے کہ آپ کے دادا کا نام قبل از اِسلام زُوطی تھا اور قبول اِسلام کے بعد انہی کا نام نعمان رکھا گیا ہے۔

اسماعیل بن حماد سے ہی روایت ہے کہ آپ کے دادا نعمان بن مرزبان کے اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے بڑے گہرے مراسم تھے ایک مرتبہ نعمان بن مرزبان امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے فالودہ لے کر گئے جس کو انہوں نے بے حد پسند فرمایا، جب ثابت پیدا ہوئے تو نعمان ان کو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے کر گئے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے ثابت اور اُن کی اَولاد کے حق میں دُعا فرمائی تھی اسماعیل بن حماد کہتے ہیں ہمیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل سے توقع ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمارے حق میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی یہ دُعا قبول فرمائی ہے۔ 3

آپ کی کنیت ابو حنیفہ ہے جس کا مطلب ہے صاحب ملت حنیفہ اور اس کا مفہوم ہے ''ادیانِ باطلہ سے اعراض کر کے دین حق کو اختیار کرنے والا'' اِسی معنی کی غرض سے یہ کنیت اِختیار کی گئی ہے ورنہ حنیفہ نام کی آپ کی کوئی صاحبزادی نہیں تھی۔

آپ کا نام نعمان ہے اس نام کی لطافت بیان کرتے ہوئے

1 تاریخ بغداد جلد 13 ص 324، طبقات الفقہاء ص 86۔ 2 تاریخ بغداد جلد 13 ص 326۔ 3 تاریخ بغداد جلد 13 ص 326۔

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نعمان لغت میں اُس خون کو کہتے ہیں جس پر بدن کا سارا ڈھانچہ قائم ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ جسم کی پوری مشینری کام کرتی ہے اور اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی بھی دستور اِسلام کے لئے محور اور عبادات و معاملات کے تمام اَحکام کے لئے بہ منزلہ روح ہے نیز فرماتے ہیں کہ نعمان کے معنی سرخ اور خوشبودار گھاس کے بھی آتے ہیں چنانچہ آپ کے اجتہاد اور استنباط سے بھی فقہ اِسلامی اَطراف عالم میں مہک اُٹھی ہے۔ 4

بشارت نبوی:

اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کے بارے میں خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بشارت ملتی ہے حضرت سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی خدمت اَقدس میں حاضر تھے اسی مجلس میں سورۃ الجمعہ نازل ہوئی جب آپ ﷺ نے اس سورت کی آیت ''وَآخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ'' کی تلاوت فرمائی تو حاضرین میں سے کسی نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) یہ دوسرے کون ہیں؟ جو اَبھی تک ہم سے نہیں ملے؟ اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں سکوت فرمایا۔ جب بار بار یہ سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر دست اَقدس رکھ کر فرمایا: **لَوْکَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ مِنْ هٰٓؤُلَاءِ** 5

''اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوگا تو اس کی قوم کے لوگ اس کو ضرور تلاش کرلیں گے''۔

علامہ ابن حجر ہیتمی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے حافظ سیوطی کے بعض شاگردوں کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہمارے استاذ (یعنی سیوطی) یقین کے ساتھ کہتے تھے کہ اِس حدیث کے اَولین مصداق صرف اِمام اعظم رضی اللہ عنہ ہیں کیونکہ اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اہل فارس میں سے کوئی شخص بھی آپ کے علمی مقام کو نہ پاسکا بلکہ آپ کا مقام تو الگ رہا آپ کے تلامذہ کے مقام کو بھی آپ کے معاصرین میں سے کوئی شخص حاصل نہ کرسکا۔ 6 اور تو اور نواب صدیق حسن خان بھوپالی کو بھی حنفیت سے بسیار تعصب کے باوجود کہنا پڑا۔

ہم اِمام دراں داخل است 7

اِمام ابوحنیفہ، حبیب کبریاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی اِس بشارت کے مصداق ہیں، جس کی تائید مرجع عوام و خواص عارف کامل سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی اِس بیان کردہ حکایت سے معلوم ہوتی ہے۔ فرماتے ہیں: ''حضرت یحیٰی بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مَیں نے نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا مَیں نے عرض کیا، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم!) مَیں آپ ﷺ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا: **عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَہ** ''علم ابوحنیفہ کے نزدیک''۔ 8

اساتذہ:

فقہ کے ساتھ ساتھ اِمام اعظم رضی اللہ عنہ نے حدیث کی تحصیل بھی جاری رکھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور قابل غور تابعین میں سے جو حضرات بھی فن حدیث میں اِمام اور حجت تسلیم کئے جاتے تھے اُن سب کے سامنے زانوئے اَدب تہہ کیا صدرالائمہ اِمام موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعبداللہ بن حفص کے حوالے سے آپ کے چار ہزار اساتذہ کا ذکر کیا ہے۔ 9

اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کے ان تمام اساتذہ اور مشائخ کا شمار کرنا تو دشوار ہے لیکن چند مشاہیر اساتذہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کو بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھی روایت حدیث کا شرف حاصل ہے جن میں حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدنا عبداللہ بن اَبی اَوفی رضی اللہ عنہ کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حافظ ابن حجر

4 الخیرات الحسان ص48۔ 5 صحیح بخاری جلد2 ص767۔ 6 مناقب امام اعظم جلد1 ص590۔ 7 اتحاف النبلاء ص224۔ 8 کشف المحجوب ص86، فارسی نسخہ تہران۔
9 مناقب امام اعظم جلد1 ص38۔

عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے جن مشائخ حدیث کا ذکر کیا ہے ان کے اسماء یہ ہیں عطا ابن رباح، عاصم بن ابی النجود، علقمہ بن مرثد، حماد بن ابی سلیمان، حکم بن عتبہ، سلمہ بن کہیل، ابوجعفر محمد بن علی، علی بن احمر، زیاد بن علاقہ، سعید بن مسروق ثوری، عدی بن ثابت الاناری، عطیہ بن سعید عوفی، ابو سفیان سعدی، عبدالکریم ابوامیہ، یحییٰ بن سعد انصاری اور ہشام بن عروہ وغیرہ۔ 10

تلامذہ:

اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ بھی عدد وشمار سے باہر ہیں اِمام ابو یوسف، اِمام محمد اِمام زفر آپ کے وہ قابل صد فخر تلامذہ ہیں جنہوں نے ساری دُنیا میں فقہ حنفی کا سکہ بٹھا دیا اور اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کی تعلیمات کی اِس طرح اَشاعت کی کہ آج دُنیا میں دوتہائی اکثریت فقہ حنفی کے مطابق اپنی عبادات اور معمولات کو انجام دے رہی ہے اِن اَہم شخصیات کے علاوہ جن حضرات نے آپ سے اکتساب فیض کیا اُن میں سے بعض کے اسماء یہ ہے حماد بن نعمان، ابراہیم بن طہمان، حمزہ بن حبیب، ابو یحییٰ حمانی، عیسی بن یونس، وکیع، یزید بن زریع، اسد بن عمر بجلی، حکام بن یعلی بن سلمہ رازی، خارجہ بن مصعب، عبدالمجید بن رداد، علی بن مسہر، محمد بن بشر عبدی، عبدالرزاق، مصعب بن مقدام، یحییٰ بن یمان، ابوعصمت نوح بن ابی مریم، بو عبدالرحمان مقری، ابونعیم اور ابوعاصم۔ 11

ذہانت وفطانت:

اِمام اعظم رضی اللہ عنہ بے حد ذہین اور زیرک تھے جب اُس وقت کے جلیل القدر ائمہ اور مسلم اساتذہ آپ کے فتاویٰ کو دیکھتے تو ان کی عقلیں حیران رہ جاتیں اور انہیں بے اختیار کہنا پڑتا کہ علم کے جس شہر میں اِمام ابوحنیفہ رواں دواں ہیں، ہم ہنوز اس کے دروازے تک بھی نہیں پہنچ سکے۔

اِمام ابو یوسف راوی ہیں ایک شخص نے غصہ میں طلاق کی قسم کھا کر اپنی بیوی سے کہا کہ میں اُس وقت تک تم سے کلام نہیں کروں گا جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو۔ جواباً بیوی نے بھی قسم کھائی کہ مَیں بھی تم سے اُس وقت تک گفتگو نہیں کروں گی جب تک تم مجھ سے بات نہ کرو گے اِس زمانے کے علماء نے فتویٰ دے دیا کہ اِن میں سے جس نے بھی بات کر لی قسم ٹوٹ جائے گی اِمام اعظم رضی اللہ عنہ تک یہ سوال پہنچا تو آپ نے اُس شخص کو فرمایا جاؤ جا کر اپنی بیوی سے گفتگو کرو کچھ نہیں ہوگا سفیان ثوری کو آپ کے فتویٰ کا علم ہوا تو بہت برہم ہوئے اور کہنے لگے تم حرام کو حلال کرتے ہو اِمام اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنے جواب کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: خاوند نے قسم کھائی تھی کہ وہ بیوی کے بولنے سے پہلے بات نہیں کرے گا، یہ سن کر اُس کی بیوی نے بھی اَیسی ہی قسم کھائی اور جب قسم کھائی تو اُس نے خاوند سے بات کر لی اَب جب خاوند اُس سے بات کرے گا تو یہ کلام بیوی کی گفتگو کے بعد ہوگا کیونکہ بیوی قسم کھا کر اُس سے پہلے بات کر چکی ہے اور جب بیوی بات کرے گی تو وہ بات خاوند کی اس گفتگو کے بعد ہوگی لہٰذا دونوں میں سے کسی کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اِمام اعظم رضی اللہ عنہ سے جواب کی یہ تفصیل سن کر سفیان ثوری کہنے لگے ابوحنیفہ! تمہارے لئے علم کے وہ راستے کشادہ کر دیئے گئے ہیں جن تک ہماری رسائی نہیں ہوئی۔ 12

سیرت وکردار:

اِمام زعفرانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہارون الرشید نے اِمام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اِمام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اَوصاف بیان کیجئے فرمایا اِمام اعظم رضی اللہ عنہ محارم سے شدید اجتناب کرتے تھے بلا علم دین میں کوئی بات کہنے سے سخت ڈرتے تھے وہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی عبادت میں اِنتہائی مجاہدہ کرتے اہل دُنیا کے منہ پر کبھی اُن کی تعریف نہیں کرتے تھے اکثر خاموش رہتے اور مسائل دینیہ میں غور وفکر کرتے رہتے تھے اِتنے عظیم علم کے باوجود بے حد سادہ اور منکسر المزاج تھے جب اُن سے کوئی سوال پوچھا جاتا تو کتاب وسنت کی طرف رجوع کرتے اور اگر اس کی نظیر قرآن وحدیث میں

10 تہذیب التہذیب جلد 10 ص 449۔ 11 تہذیب التہذیب جلد 10 ص 449۔ 12 ذیل الجواہر المضیہ جلد 2 ص 481۔

نہ ملتی تو پھر قیاس کرتے نہ کسی شخص سے طمع کرتے اور نہ بھلائی کے سوا کبھی کسی کا تذکرہ کرتے ہارون الرشید یہ سنتے ہی کہنے لگا صالحین کے اَخلاق اَیسے ہی ہوتے ہیں پھر اس نے کاتب کو ان اَوصاف کے لکھنے کا حکم دیا اور اپنے بیٹے سے کہا: اِن اَوصاف کو یاد کرلو۔ [13]

زہد وتقویٰ:

تقویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر اُس چیز کو چھوڑ دیا جائے جس کی وجہ سے دین میں کسی قسم کا شک وشبہ پیدا ہو اِس لحاظ سے بھی اِمام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مقام بہت اونچا تھا جس چیز میں اَدنیٰ سی کراہت کا بھی شائبہ ہوتا آپ اُس سے کلیۃً اِجتناب کرتے زہد کا یہ عالم تھا کہ مال ودولت کی طرف قطعاً التفات نہ کرتے اور بڑی سی بڑی رقم بھی آپ کی خدمت میں پیش کی جاتی تو شان استغناء سے رد کردیا کرتے تھے۔

حسن بن زیاد حلفا بیان کرتے تھے کہ اِمام اعظم رضی اللہ عنہ نے کبھی کوئی وظیفہ یا کسی کا ہدیہ یا تحفہ قبول نہیں فرمایا' یہ زہد کا حال تھا اور تقویٰ کا اَندازہ اِس سے کریں کہ ایک مرتبہ اپنے شریک کے پاس تجارت کے لئے کپڑے کے تھان بھیجے جن میں سے ایک تھان میں کوئی نقص اور عیب تھا آپ نے اپنے شریک سے کہا کہ جب اِس تھان کو فروخت کرنا تو اِس کا عیب بیان کردینا' شریک نے اُس تھان کو فروخت کردیا اور گاہک سے اِس کا عیب بیان کرنا بھول گیا اور بعد میں یہ بھی یاد نہ رہا کہ کس شخص کے ہاتھ وہ فروخت کیا تھا اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کو جب اس واقعہ کا علم ہوا تو انہوں نے تیس ہزار درہم کی مالیت کے ان تمام تھانوں کی قیمت صدقہ کردی۔ [14]

اِمام اعظم کی خصوصیات:

اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کو بے شمار اَیسے محاسن اور فضائل حاصل تھے جن کی وجہ سے آپ اپنے معاصرین اور بعد کے آئمہ اور مجتہدین سے ممتاز اور فائق تھے ان تمام کا اِحصاء تو مشکل ہے بعض ازاں یہ ہیں۔

(1) اِمام اعظم رضی اللہ عنہ خیر القرون علی الاطلاق قرن اَوّل میں پیدا ہوئے جس قرن کے بارے میں نبی رحمت حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس قرن کے لوگ تمام زمانہ کے لوگوں سے بہتر ہیں۔

(2) آپ نے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ حضرت سیّدنا عبداللہ بن اَبی اَوفیٰ رضی اللہ عنہ اور دیگر متعدد صحابہ (رضی اللہ عنہم) کی زیارت کی۔ جس کی وجہ سے آپ تابعی کہلائے۔

(3) حضرت سیّدنا انس' حضرت سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ' عائشہ بنت عجرو وغیرہم صحابہ کرام سے آپ کو شرف روایت بھی حاصل ہے۔

(4) آپ کے اساتذہ وتلامذہ کی تعداد دیگر تمام ائمہ کے اساتذہ وتلامذہ سے زیادہ ہے۔

(5) آپ نے سب سے پہلے علم فقہ کو مدون کیا اور ابواب وکتب کے لحاظ سے اس کو مرتب کیا۔ چنانچہ ''موطا'' میں اِمام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے طرز تدوین کی اتباع کی ہے۔

(6) آپ کے طریق اجتہاد سے تمام ائمہ اور مجتہدین نے اِستفادہ کیا۔ چنانچہ اِمام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''اَلْفُقَهَآءُ كُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ''

(7) اِمام اعظم رضی اللہ عنہ کا مسلک ان ممالک میں پہنچا جہاں آپ کے مسلک کے سوا اور کوئی مسلک نہیں پہنچا جیسے ہند' پاکستان' روم' ترکی اور ماوراء النہر وغیرہ۔

(8) ملا علی قاری کی تصریح کے مطابق اس وقت دُنیا کے مسلم ممالک میں 3-2 مسلک حنفی کے حاملین ہیں۔

(9) آپ نے کبھی کسی کا صلہ اور اِنعام قبول نہیں کیا اپنے ہاتھ کی کمائی سے خود بھی کھاتے تھے اور دوسرے علماء فقراء پر بھی خرچ کرتے تھے۔

(10) زہد وتقویٰ اور عبادت وریاضت میں جس قدر آپ کی سعی بلیغ اور جدو جہد کا ثبوت ملتا ہے تاریخ میں کسی اور اِمام کا اس قدر مجاہدہ نہیں ملتا۔

---

13 مناقب کردری جلد 1 ص 226۔ 14 الخیرات الحسان ص 98۔

مجھے دین اسلام سے پیارا ہے

بفیضانِ نظر

صوفی باصفا قطب جلی، پیر طریقت رہبر شریعت نیر اوج شرافت، زبدۃ العارفین پیکر ایثار و وفا فنافی الرسول المعروف پکے ٹھکے صوفی

حضرت علامہ مولانا الحاج منیر اسلام منیر احمد یوسفی رحمۃ اللہ علیہ (ایم۔اے)

برائے طلباء و طالبات

جامعہ یوسفیہ پنجاب (رجسٹرڈ)

تمام برانچوں میں داخلہ جاری ہے

شعبہ جات

ناظرۃ القرآن — حفظ القرآن — ترجمہ و تفسیر القرآن — تجوید و قرآۃ — درس نظامی

قرآۃ سبعہ

علوم اسلامیہ کے ساتھ جدید علوم بھی پڑھائے جاتے ہیں

میٹرک — ایف اے — بی اے — ایم اے

ناظر اعلیٰ

خادم دین اسلام مفتی حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی ایم فل

(ناظم اعلیٰ جامعہ یوسفیہ)

مینیجنگ ایڈیٹر

پیر طریقت رہبر شریعت حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (ایم۔ بی۔ ایس)

سجادہ نشین آستانہ عالیہ یوسفیہ گجرپورہ شریف لاہور

طلباء و طالبات کیلئے ہوسٹل کی سہولت موجود ہے

طلباء کے داخلہ کے لئے رابطہ

0321-8868693,0300-4274936

طالبات کے داخلہ کے لئے رابطہ

0313-3333777,0321-4649886

زیر انتظام

نگینہ سوشل ویلفیئر سوسائٹی پنجاب (رجسٹرڈ)

977-A بلاک B-III گجرپورہ (چائنہ) سکیم لاہور

Ph: 042-36880027-28,37330060

خواہشمند طلباء و طالبات دفتر سے جلد رابطہ کریں

پروپرائیٹر: شہباز علی

مجھے دین اسلام سے پیار ہے۔

ماہنامہ سیدھا راستہ دستیاب ہے۔

0304-7863310

شہباز واشنگ مشین اینڈ ریپئرنگ سنٹر

ہمارے ہاں ہر قسم کی واشنگ مشین، ڈرائیر اور روم کولر، جوسر مشین، استری، پنکھے، سیف الماری دستیاب ہیں

ایڈریس: چاہ میراں روڈ کوٹ خواجہ سعید لاہور حسن، اسامہ، منیب

نیز پرانی مشین دے کر نئی حاصل کریں

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ وعلیٰ الک واصحابک یا سیدی یا حبیب اللہ

مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

عبدالواحد
اینڈ سنز

فریش ڈرائی فروٹ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ

شیخ عبدالعلیم یوسفی
0300-4418320
شیخ حبیب احمد یوسفی
0300-4265505
0301-4556610

دوکان نمبر 3-A نیو فروٹ مارکیٹ راوی لنک روڈ لاہور فون: 042-37706505

Seiko® S Seiko

ISO-9002

FILTERS
and
Break Linings

سیکو فلٹرز اب بڑی گاڑیوں ہینو، بیڈفورڈ، مزدا، ٹریکٹرز کے ساتھ ساتھ موٹر سائیکلوں کے لیے بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہے

ایجنسی ہولڈر

ریاض آٹو ٹریڈرز 44 بادامی باغ سنٹر بادامی باغ لاہور
فون نمبر: 042-37701929

Genuine Parts ہینو جینئن پارٹس
HINO

ہمیشہ ہینو جینئن پارٹس استعمال کریں

HINO

حاجی آٹوز

82-بادامی باغ لاہور

ٹیلیفون: 042-37701456,37728010
فیکس: 042-37701482

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ
اور کشف المحجوب شریف

ترتیب: پیر طریقت صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M-C-S)

اِمامِ طریقت' رہبرِ شریعت' مطلعِ اَنوارِ عرفانی' واقفِ اسرارِ حقانی' عالم علوم ظاہر و باطن' فاضلِ اجل' مرشدِ اکمل' مظہرِ خوارق وکرامات حضرت مخدوم شیخ علی گنج بخش ہجویری جلابی رضی اللہ عنہ' عظیم المرتبت اَولیاء میں سے ہیں۔ آپ کی کنیت **ابوالحسن** ہے اور **حضرت داتا گنج بخش** رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور و معروفِ زمانہ ہیں۔

حضرت داتا صاحب قدس سرہُ العزیز کا سالِ ولادت قدیم کتابوں میں نہیں ملتا' البتہ اَندازہ سے کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی پیدائش پانچویں صدی کے شروع میں ہوئی ہوگی اور بعض نے سالِ پیدائش 400ھ بمطابق 1009ء کے لگ بھگ لکھا ہے۔ آپ حسنی سادات کے چشم و چراغ ہیں۔ شجرۂ نسب اِس طرح ہے:۔ حضرت مخدوم علی بن عثمان بن سیّد علی بن عبد الرحمان بن سیّد عبد اللہ (شجاع شاہ) بن ابوالحسن علی بن حسین اصغر بن سیّد زید شہید بن حضرت اِمام حسن بن علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔ آپ کا خاندان علمی خاندان سمجھا جاتا تھا جو اَفغانستان کے شہر غزنی کے دو محلوں میں آباد تھا' ایک کا نام ہجویر اور دوسرے کا نام جلاب۔ اِس لئے آپ **حضرت علی بن عثمان بن علی الجلابی الہجویری' غزنوی'** لاہوری کہلاتے ہیں۔

''**سفینۃ الاولیاء**'' میں **داراشکوہ** نے لکھا ہے ''آپ رحمۃ اللہ علیہ غزنی کے رہنے والے تھے۔ جلاب اور ہجویر غزنی کے محلوں میں سے دو محلے ہیں۔ پہلے جلاب میں قیام پذیر تھے پھر ہجویر میں منتقل ہوگئے تھے۔ آپ کے والد ماجد کا مزار غزنی میں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے تمام افراد صاحبِ زہد و تقویٰ تھے۔

آپ قطبِ وقت حضرت شیخ ابو الفضل محمد بن الحسن ختلی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کی داستانیں سنا کرتے تھے۔ آتشِ شوق بھڑک اُٹھی۔ شیخ پاک کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ آپ پر پڑی تو قلبی کیفیت تبدیل ہوگئی۔ آپ نے شیخ پاک کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ پیری مریدی کا یہ رشتہ اِتنا مستحکم ہوگیا کہ پیر و مرید گھڑی بھر کے لئے جدا نہ ہوتے تھے اور سفر و حضر میں ہمنشین رہتے۔ اِس معدنِ تصوف کے گوہر نے مقناطیسی قوت کے ساتھ اِکتسابِ معرفت کیا اور تھوڑی سی مدت میں فضائے معرفت کی بلندیوں میں پرواز کرنے لگے۔ جب مرشد پاک نے دیکھا کہ میرا مرید علمی اور روحانی فیض کی تکمیل کرچکا ہے تو اُسے برصغیر پاک و ہند جانے کا حکم صادر فرمایا۔ چنانچہ آپ کو اپنے مرشد پاک کی طرف سے لاہور آنے کا اِرشاد ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے اوّلین مبلغینِ اِسلام میں سے ہیں۔ آپ نے برصغیر میں دوقومی نظریہ کی بنیاد رکھی اور مخلوقِ ربِ کائنات کو دینِ اِسلام کے نور سے منور فرمانے کی انتھک محنت فرمائی۔ آپ کا مزار پُر انوار تقریباً ایک ہزار سال سے مرجع خلائق ہے۔ عوام و خواص فیض یاب ہو رہے ہیں۔ مخدوم الاولیاء' سلطان الاصفیاء' حضرت شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اُس قدسی گروہ کے سربراہ ہیں جو اِمام الانبیاء حبیبِ کبریاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور محبت سے ولایت کے اَرفع و اعلیٰ مقام پر فائز تھے۔ خلافتِ الٰہیہ اور نیابتِ سیّد الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب پر متمکن تھے۔

آپ کی تعلیمات اور اِرشادات' طالبانِ راہِ حق کے لئے مرشدِ طریقت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں برصغیر پاک و ہند میں اِسلام کا جھنڈا لہرایا۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

جہاں پر اَب آپ کا مزارِ مقدس ہے' وہاں ایک مسجد بنا کر پیر روشن ضمیر کے اِرشاد کے مطابق لاہور میں رہتے ہوئے آپ نے

ہنگامہ فضیلت و مشیخیت گرم کیا۔ دن کو طالب علموں کی تدریس اور رات کو طالبانِ حق کی تلقین ہوتی۔ ہزاروں جاہل عالم، ہزاروں کافر مسلمان، ہزاروں گمراہ رہبر، ہزاروں فاسق نیکوکار بنے۔ غرض یہ کہ آپ کی لاہور میں تشریف آوری لوگوں کے لئے سکونِ قلب اور اطمینانِ خاطر کا باعث بنی۔ آپ کی روحانی اور اَخلاقی شخصیت کا چرچا اِس قدر کارفرما تھا کہ سب سے پہلے جو شخص اُن کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوا وہ پنجاب کا نائب حاکم رائے راجو تھا جو بعد میں حضرت شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے مشہور ہوئے۔ مزار کے خدمت گذار اور مجاورین اِسی حضرت شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ کی اَولاد سے تھے۔ دُنیا نے اُن کی غلامی کو اپنا فخر تصور کیا۔ دُور دُور سے مشائخِ کرام حضرت کی خدمتِ عالیہ میں آ کر فیض یاب ہوئے۔ حصولِ فیوض و برکات کا سلسلہ تاہنوز جاری و ساری ہے۔ آپ نے قیامِ لاہور کے دوران ہزاروں بت پرست کفّار کو مسلمان کیا۔ ایک معبودِ برحق اللہ جل جلالہ کے لئے سجدہ ریز ہونے کی طرف مائل کیا۔ لاتعداد گم گشتگان بادیۂ ضلالت کو راہِ ہدایت پر چلایا اور نظرِ کیمیا اَثر سے ولایت کے بلند مراتب پر فائز فرمایا۔ خلقِ خدا کو فیض یاب کرنے کے بعد 465ھ بمطابق 1073ء کو پیمانۂ عمر لبریز ہوا اور بمطابق قانونِ ''کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ'' اپنی جانِ مبارک جانِ آفرین کے سپرد فرمائی اور اپنی مسجد اور درسگاہ کے قریب دفن ہوئے۔

اِس کے بعد فیوضِ باطنیہ سرمدیہ کا سلسلہ آپ کے مزارِ پُر انوار سے جاری ہوا اور اِن شاءاللہ العزیز قیامت تک جاری رہے گا اور مزارِ مبارک مرجع خلائق رہے گا۔ سلاطینِ اِسلام میں سے پہلا بادشاہ جس نے آپ کے مزارِ مبارک کی زیارت کی سعادت حاصل کی وہ سلطان مسعود بن سلطان ابراہیم ہے جو 576ھ میں واردِ ہند ہو کر آپ کے مزارِ مبارک کی زیارت سے مشرف ہوا اور مقبرہ تعمیر کیا۔ سلطان ابراہیم غزنوی سے لے کر اکبر، جہانگیر، شاہجہان، اور دارا شکوہ تک سب کے سب یہاں آتے رہے اور آج بھی جو حاکمِ وقت ہوتا ہے، اِس دربارِ مقدس کی جبین سائی سے ضرور مستفیض ہوتا ہے اور نذرِ عقیدت پیش کرتا ہے۔ آستانہ مقدّسہ پر حاضر ہونے والوں میں ایک طرف جہاں دُنیا کے زبردست تاجدار ہیں، وہاں دوسری طرف بڑے بڑے فقراء اور جلیل القدر بزرگ بھی ہیں۔ صوفیائے کرام میں سے سب سے پہلے جس نے آپ کے مزارِ پُر اَنوار کی زیارت کی اور جوارِ قدس پاؤں کی جانب میں چلہ و اعتکاف کیا وہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں جنہوں نے بعدِ حصولِ روحانیت اور وقتِ رخصت آپ کی شانِ پاک میں روضہ پاک کی طرف رُخ کر کے یہ شعر فرمایا:-

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما

اِن کے بعد 600ھ میں سلطان الزاہدین گنج شکر حضرت بابا فرید الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاضرِ بارگاہ ہوئے اور اِکتسابِ فیض فرمایا اور حضرت لال حسین لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی فیض حاصل کیا۔ علیٰ ہذا القیاس تمام بزرگانِ اقلیم ہند جس قدر ہوئے ہیں سب نے آستانہ پر حاضری دی ہے حضرت شہزادہ دارا شکوہ قادری فرماتے ہیں کہ چالیس جمعرات یا چالیس دن کامل جو کوئی پیہم آپ کے دربارِ پُراَنوار پر جائے اور اللہ عزوجل سے جو مانگے سو پائے۔ اَب بھی ہر جمعرات کو معتقدانِ شہر لاہور اور ملک کے چاروں صوبوں سے حاضر ہو کر زیارت سے فیض یاب ہوتے ہیں اور تمام رات بیدار رہتے ہیں۔ شام سے لے کر صبح تک دُرود شریف و نعت شریف کا ذکر ہوتا ہے۔ تبلیغِ دین کے نور سے ماحول منور ہوتا ہے اور میلاد شریف کی مجالس منعقد ہوتی ہیں۔ ہر سال 20-19 صفر المظفر کی تاریخیں عرسِ پاک کے لئے مقرر ہیں۔ آپ کی کئی تصانیف ہیں، جن میں سے کشف المحجوب زیادہ مشہور ہے یہ تصنیف درحقیقت کامل رہنما ہے اور کتبِ تصوّف میں مرشدِ کامل ہے۔ آپ کی یہ عظیم کتاب یعنی کشف

المحجوب تصوف کی کتابوں کی سردار ہے جو شخص اِسے توجہ سے پڑھے' اُس کی دُنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے بے شمار حجابات کو اِس میں کھولا ہے۔ کتاب کے شروع میں آپ نے علم کی اَہمیت کو خوب بیان فرمایا ہے اور نماز' جسے عبادات میں مرکزی اَہمیت حاصل ہے' اُسے بھی بڑے حسین پیرائے میں اِنقلابی اَنداز میں بیان فرمایا ہے۔ یہ وہ عبادت ہے جس کے بغیر کلمہ گو انسان صحیح مسلمان نہیں بن سکتا۔

علم:

فرماتے ہیں کہ: علم دو قسموں کا ہے ایک علمِ اِلٰہی دوسرا علمِ مخلوق۔ بندہ کا علم' علمِ اِلٰہی کے مقابلے میں لاشئ محض ہوتا ہے۔ کیونکہ علمِ اِلٰہی' اللہ تبارک وتعالیٰ کی صفتِ قدیم ہے جو اُس کی ذات کے ساتھ قائم ہے اور اُس کی صفتوں کے لئے اِنتہا نہیں۔ جبکہ ہمارا علم ہماری صفت ہے جو ہمارے ساتھ قائم ہے اور ہمارے اَوصاف متناہی ہیں۔ اِرشادِ اِلٰہی ہے: .... **وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا**o [1] ''تمہیں تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے''۔

علم کی تعریف میں لکھتے ہیں: معلوم چیز کا اِحاطہ کرنا اور اُس کو بیان کرنا ہے اور علم کی نہایت عمدہ تعریف یہ ہے کہ: ''علم ایک صفت ہے جس سے جاہل عالم ہو جاتا ہے''۔ فرماتے ہیں کہ: ختم الرسل حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَیسے علم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دے۔'' پس تھوڑے سے علم کی مدد سے بہت سا عمل کرنا چاہئے اور ضروری ہے کہ علم کے ساتھ عمل بھی ہو۔ کیونکہ سیّد المرسلین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: ''عابد علمِ دین کے جانے بغیر خراس کے گدھے جیسا ہے۔ کہ وہ کتنا ہی گھومے اپنے پہلے ہی قدم پر رہتا ہے اور آگے راستہ طے نہیں کر سکتا''۔

فرماتے ہیں ''میں نے عوام النّاس کا ایک اَیسا گروہ دیکھا ہے جو علم کو عمل پر فضیلت دیتا ہے اور دوسرا گروہ عمل کو علم پر۔ لیکن یہ عمل نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ عمل اُس وقت ہوتا ہے، جب علم اُس کے ساتھ شامل ہو''۔ چنانچہ ایک واقعہ تحریر فرماتے ہیں:

''حضرت ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے راستہ میں ایک پتھر دیکھا اُس پر لکھا ہوا تھا مجھے اُلٹ کر پڑھو۔ پس اُنہوں نے اُس کو پلٹا اُس پر لکھا ہوا تھا۔ ''تو جانی ہوئی چیز پر تو عمل نہیں کرتا' پس کیسے اُس چیز کو تلاش کرتا ہے جس کو تو نہیں جانتا؟''۔

فرماتے ہیں: ''جو لوگ علم سے مرتبہ اور دُنیا کی عزّت طلب کرتے ہیں' وہ عالم نہیں ہوتے کیونکہ مرتبہ اور دُنیا کی عزّت' جہالت کے لوازم میں سے ہے اور کوئی درجہ علم کے درجے سے بلند نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ اگر علم نہ ہو تو اِنسان کسی بھی لطیفۂ رحمانی کو پہچان نہیں سکتا۔ اِس علم کی بدولت طالبِ حق' سب اَعمال اَیسے طور پر کرے گا گویا اللہ علیم وخبیر اُس کو اور اُس کے اَفعال کو دیکھ رہا ہے جیسا کہ وہ جانتا ہے کہ اللہ علیم وخبیر سے کوئی اَفعال پوشیدہ نہیں۔

حکایت تحریر فرماتے ہیں:

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے چار علوم اِختیار کئے ہیں۔ لوگوں نے پوچھا! وہ کون سے چار علوم ہیں؟ فرمایا: **(1)** میں نے جان لیا کہ میرا رزق مقدّر ہو چکا ہے' اِس لئے لالچ نہیں کرتا، محنت کرتا ہوں۔ **(2)** میں نے یہ جان لیا کہ اللہ عزوجل کا مجھ پر حقِ بندگی ہے جس کو سوائے میرے اور کوئی اَدا نہیں کر سکتا۔ **(3)** میں نے یہ جان لیا کہ میرا ایک تلاش کرنے والا ہے۔ (یعنی ملک الموت) کہ میں اُس سے بھاگ نہیں سکتا' اِس لئے میں نے اُس کا سامان کر لیا ہے۔ (یعنی نیک کام کرتا ہوں)۔ اور **(4)** میں نے یہ جان لیا ہے کہ میرا ایک مالک ہے جو میرے اَحوال سے واقف ہے' اِس لئے میں نے اُس سے شرم کی ہے اور ناکردنی کاموں سے ہاتھ اُٹھا لیا ہے۔ اور جب اِنسان یہ جانتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اُس کو دیکھ رہا ہے۔ تو وہ کوئی اَیسا کام نہیں کرتا جس

---

[1] بنی اسرائیل: 85۔

سے اُس کو اللہ عزوجل کے سامنے قیامت کے روز شرمسار ہونا پڑے۔ (اگر کوئی یہ چار علوم حاصل کر لے تو وہ سلوک کی منزلوں کو آسانی سے طے کرسکتا ہے)۔

فرماتے ہیں: حضرت بوعلی ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:-

علم جہالت کی موت ہے، دِل کا زندہ ہونا اور کفر کی تاریکی سے اِیمان کی آنکھ کا روشن ہونا ہے۔ جس شخص کو معرفتِ اِلٰہی کا علم نہیں اُس کا دِل جہالت کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اہلِ غفلت کا دِل بیمار ہے کہ وہ اُس کے اَحکام (اَوامر ونواہی) سے بے خبر ہیں''۔

تین قسم کے لوگوں کی مجلس سے پرہیز:

تحریر فرماتے ہیں: شیخ المشائخ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی اَچھا فرمایا ہے کہ ''تین قسم کے لوگوں کی محفل سے پرہیز کرو''۔ (1) غافل علماء۔ (2) خوشامدی فقراء۔ اور (3) جاہل صوفیاء۔

غافل علماء:

وہ ہیں جنھوں نے دُنیا کو دِل کا قبلہ اور شریعت سے آسان چیزوں کو اِختیار کر کے ظالم حاکموں کی پرستش کو اپنا وطیرہ اور اُن کے ڈیروں، دفاتر اور مراکز کو اپنی طواف گاہ بنا رکھا ہے اور لوگوں کی نظر میں وقعت حاصل کرنے کو اپنا محراب بنا کر غرور اور دانائی پر فریفتہ اور اپنے کلام کی باریکی میں مشغول ہو گئے ہیں اور آئمہ دین اور اُستادوں کے حق میں لعن طعن کی زبان دراز کر کے بزرگانِ دین کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ زیادتی اور مبالغہ کی اِس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ اُن کی نظر میں اِس کا کچھ بھی وزن نہ رہا۔ کیونکہ کینہ اور حسد کو اُنہوں نے اپنا مذہب بنا لیا ہے۔ الغرض یہ سب لوگ حقیقی عالم نہیں ہوتے جب کہ علم ایک اَیسی صفت ہے جس کی بدولت ہر قسم کی جہالت کی بات اُس کے موصوف سے دُور ہو جاتی ہے۔

خوشامدی فقراء:

وہ ہیں کہ جب کوئی اُن کی خواہشِ نفس کے مطابق کام کرے تو اگرچہ وہ فعلِ باطل ہی ہو وہ اُس کی مدح کریں اور جب کوئی شخص اَیسا کام کرے جو اُن کی خواہش کے مخالف ہو تو اگرچہ وہ فعلِ حق ہی ہو وہ اُس فعل کی وجہ سے اُس کی مذمت کریں اور وہ لوگوں سے اپنے عمل اور برتاؤ کے باعث مرتبہ کی طمع کریں اور خلقِ خدا کو باطل اُمور کی تلقین کریں۔

جاہل صوفیاء:

وہ ہیں جو نہ کسی مرشد کی صحبت میں رہے اور نہ کسی بزرگ سے اَدب سیکھا اور نہ ہی زمانہ کے مصائب جھیلے بلکہ باطنی اَندھے پن سے فقیرانہ لباس پہن کر اپنے آپ کو لوگوں کے درمیان ڈال دیا اور اُن کی صحبت میں بیٹھ کر اپنی بے عزّتی پر خوشی کا اِظہار کرتے ہیں۔ حماقت نے اُن کو اِس بات پر اُبھارا ہے کہ سب لوگوں کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں۔ اِسی لئے حق و باطل میں تمیز کرنے کے طریق میں ناقص ہیں۔ یہ لوگ اپنے دعوے میں جھوٹے اور اپنے طریق میں ناقص ہیں۔

تحریر فرماتے ہیں: حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: ''میں نے تیس سال کا مجاہدہ کیا مگر میں نے علم اور اِس کے مطابق عمل کرنے سے اور کسی چیز کو اپنے لئے مشکل نہیں پایا''۔

الغرض تحریر فرماتے ہیں: (1) آگ پر قدم رکھنا، شریعت و طریقت کے لئے علم کے مطابق چلنے سے زیادہ آسان ہے۔ (2) پل صراط پر ہزار بار گزرنا، جاہل کے نزدیک علم کا ایک مسئلہ سیکھنے سے زیادہ آسان ہے۔ (3) فاسق کے لئے دوزخ میں رہنا علم کے ایک مسئلہ پر عمل کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ فرماتے ہیں پس تیرے لئے علم سیکھنا اور اِس میں کمال حاصل کرنا لازم ہے۔

عالم درویش صوفی کا واقعہ:

تحریر فرماتے ہیں: ایک درویش کی کسی بادشاہ سے ملاقات ہوگئی۔ بادشاہ نے درویش سے کہا کہ کوئی چیز مانگ لو۔ درویش نے کہا میں اپنے غلاموں کے غلام سے کوئی چیز نہیں مانگتا۔ بادشاہ نے کہا یہ کیسے؟ درویش نے کہا میرے دو غلام ہیں جو دونوں آپ کے مالک ہیں ایک حرص اور دوسرا لمبی اُمید یعنی آرزو، خواہش۔

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ از: یوسف مصرِ محبت (حصہ اوّل)

ولادتِ باسعادت:

محبوبِ صمدانی، خزینۃ الرحمۃ، راہنما صوفیائے ملّت، امام اَولیائے اُمّت حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادتِ باسعادت سرہند شریف ضلع پٹیالہ مشرقی پنجاب میں جمعۃ المبارک کی رات قریباً نصف شب گزرے 14 شوال المکرّم 971ھ کو ہوئی۔ اِس ماہِ تاباں کے اُفقِ دُنیا پر طلوع ہونے سے بے حد خوشی اور مسرت کا اِظہار ہوا۔

حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ نے ختم المرسلین حضور سیّدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت اور الہام کے مطابق حضرت مجدّد الف ثانی کی کنیت **ابو البرکات**، لقب شریف **بدرالدین** اور اِسم مبارک **شیخ احمد** مقرر کیا۔ آپ کو **مجدّد الف ثانی** اِس لیے کہتے ہیں کہ سرکارِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے وصالِ مبارک کے ایک ہزار سال پورے ہو رہے تھے کہ حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ہوئی اور آپ نے دینِ اسلام کی تجدید وحفاظت اور اِحیائے شریعت کا جو عظیم کام برصغیر پاک و ہند میں سرانجام دیا، وہ اِسلام کی پوری تاریخ میں ایک خاص اِمتیازی شان رکھتا ہے۔ اِسی وجہ سے آپ کا لقب **مجدّد الف ثانی** رحمۃ اللہ علیہ اَیسا مشہور ہو گیا کہ بہت سے لوگ آپ کا نام ہی نہیں جانتے۔ صرف **مجدّد الف ثانی** رحمۃ اللہ علیہ کے نام سے پہچانتے ہیں اور آپ کو **اِمام ربّانی** رحمۃ اللہ علیہ بھی کہتے ہیں۔

مجدّد:

مجدّد کا لفظ ایک حدیثِ پاک سے ماخوذ ہے جس کو اِمام ابوداوٗد (وصال 275ھ) نے اپنی مایہ ناز کتاب سنن ابو داوٗد شریف میں نقل کیا ہے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، کہ خاتم النبیین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا** [1] ''اللہ (عزوجل) اِس اُمّتِ (مرحومہ) کے لئے ہر سو سال کے سرے پر اَیسے بندے پیدا فرمائے گا (بھیجے گا) جو اِس کے لیے اِس کے دین کی تجدید کرتے رہیں گے''۔ یہ حدیث شریف سنن ابوداوٗد شریف کے علاوہ کئی اور کتبِ اَحادیث میں بھی ہے۔ [2]

حضرت مُلا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اِس حدیثِ پاک کے بارے میں لکھا ہے کہ اِس کی سند صحیح ہے اور اِس کے سب رجال ثقہ ہیں۔ [3]

تاریخِ اُمّتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم اِس بات کی شاہد ہے کہ ہر صدی میں اَیسے برگزیدہ بندے پیدا ہوتے رہے ہیں اور دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تجدید کا سلسلہ جاری رہا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی (وصال 1076ھ) اِس حدیثِ پاک کی تشریح میں فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ عظیم ہے کہ **لَا یَجْمَعُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَعَلَی الضَّلَالَۃِ** [4] ''میری یہ اُمّت کبھی گمراہی پر متفق نہیں ہوگی''۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ اِرشادِ عظیم کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلّ مجدہٗ الکریم اِس اُمّت کے لیے ہر صدی کے سرے پر اَیسے بندے پیدا فرماتا رہے گا جو اِس اُمّت کے دین کو تازہ کرتے رہیں گے۔

اِس کی تفسیر دوسری حدیث شریف میں شفیع المذنبین حضور سیّدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس طرح فرمائی ہے کہ: ''اِس علم کو ہر پچھلی جماعت میں سے پرہیز گار لوگ اُٹھاتے رہیں گے جو غلو والوں کی تبدیلیاں اور جھوٹوں کی دروغ بیانیاں اور جاہلوں کی ہیر

1۔ سنن ابوداوٗد اوّل کتاب الملاحم۔ جلد 2 ص 241، حدیث نمبر 4291۔ 2۔ المستدرک الحاکم جلد 4 حدیث نمبر 522 ص 567 (301-8893)، جمع الجوامع للسیوطی حدیث نمبر 5169، مشکوٰۃ ص 36 حدیث نمبر 247، مرقاۃ جلد 1 ص 461، مناقب الشافعی للبیہقی جلد 1 ص 55، فتح الباری جلد ص 295، درمنثور جلد 1 ص 321، کشف الخفاء للعجلونی ص 282، البدایۃ والنہایۃ جلد 6 ص 289، جلد 9 ص 206، جلد 10 ص 253۔ 3۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ جلد 1 حدیث نمبر 115 ص 199۔ 4۔ مستدرک حاکم جلد 1 ص 115، درمنثور جلد 2 ص 222، حلیۃ الاولیا لابی نعیم جلد 3 ص 37 کشف الخفاء جلد 2 ص 488۔

پھیر اُس سے دُور کرتے رہیں گے''۔ اِس حدیث تجدید کی روشنی میں ہر دَور کے بزرگانِ خدا کا حصّہ ہے' چاہے وہ اِسلامی بادشاہ کی صورت میں ہیں یا محدّثین' فقہا' صوفیاء اور اَغنیاء کی صورت میں۔

حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں' سیّد الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کا فرمانِ ذی شان ہے:

اِنَّ اللّٰہَ لَایَجۡمَعُ اُمَّتِیۡ اَوۡ قَالَ اُمَّةُ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَّیَدُاللّٰہِ عَلَی الۡجَمَاعَةِ وَ مَنۡ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ 5

''اللہ عزّ وجلّ میری اُمّت کو یا فرمایا (حضرت) محمد ﷺ کی اُمّت کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا اور اللہ جلّ جلالہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ' جہنم میں الگ ڈالا جائے گا''۔

نسبتِ فاروقی:

قطبِ وقت' قندیل نورانی' حضرت مجدّد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی قدس سرہُ العزیز کا سلسلۂ نسب 31 واسطوں سے خلیفۂ ثانی مرادِ مصطفیٰ امیر المومنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ نسبتِ فاروقی پر اِظہارِ شکر کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ شیخ عبدالکبیر یمنی نے بڑی قبیح اور بُری بات کہی جو نصِ قطعی کے خلاف تھی تو آپ نے حضرت مُلا حسن کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف مکتوب صادر فرمایا اور لکھا: ''مخدوم مافقیر را تاب اِستماع این سخناں نیست بے اِختیار رگِ فاروقیم درحرکت می آید''۔ ''مخدوم گرامی! فقیر اِس طرح کی باتیں سُننے کی تاب نہیں رکھتا۔ میری رگِ فاروقی بے اِختیار حرکت میں آتی ہے''۔

ایک دوسرے مکتوب میں جو آپ نے قصبہ سامانہ کے ساداتِ عظام اور اِس قصبہ کے باشندگان اور نامور بزرگانِ دین کے نام صادر فرمایا۔ جس میں اُس خطیب کی مذمت کی گئی جس نے عید قربان کے خطبہ میں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا ذکر ترک کیا اور اُن کے متبرک اَسمائے گرامی نہیں لئے اور جب کچھ لوگوں نے اِس بارے میں اُس سے دریافت کیا تو وہ بھول اور نسیان کا عذر کرنے کے بجائے سرکشی سے پیش آیا اور کہا کیا ہو گیا اگر خلفائے راشدین کے نام مذکور نہیں ہوئے۔ آپ لکھتے ہیں:

چوں اِستماع اِیں خبر وحشت انگیز درشورش آورد و رگِ فاروقیم راحرکت داد بچند کلمات کلمہ اقدام نمود 6 ''جب یہ وحشت انگیز خبر سننے میں آئی ہے اور اِس نے شورش پیدا کی اور میری رگِ فاروقی کو حرکت دی تو یہ کلمات لکھ دیئے''۔

اِکتسابِ فیض:

آپ نے حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ (وصال 1012ھ) سے اِکتسابِ فیض کیا ہے۔ سرہند شریف میں کچھ عرصہ قیام فرمانے کے بعد آپ نے لاہور کا سفر کیا۔ لاہور اُس وقت دہلی کے بعد علوم وفنون کا سب سے بڑا علمی مرکز تھا۔ جب آپ لاہور تشریف لائے تو علمائے کرام اور مشائخ عظام کی ایک کثیر تعداد نے آپ کا والہانہ اِستقبال کیا۔ 7

حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کا اِنتقال:

حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اَبھی لاہور ہی میں تھے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہُ العزیز کے اِنتقالِ پُر ملال کی خبر ملی تو آپ فوری طور پر دہلی روانہ ہو گئے۔

دیوبندی مکتبِ فکر کے ''ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے اور غیر مقلدین کے ترجمان اور داعی ہفت روزہ ''الاعتصام'' نے 17 اگست 1990ء کے شمارہ میں نقل کیا ہے کہ ''حضرت مجدّد اَبھی لاہور ہی میں مقیم تھے کہ حضرت خواجہ کی رحلت کی خبر ملی۔ حضرت پر بڑا اَثر ہوا۔ ایک اِضطرابی و اِضطراری حالت میں دہلی کی طرف عنانِ سفر موڑ دی۔ راستہ میں سرہند پڑتا تھا لیکن گھر نہ گئے۔ پہلے اپنے شیخ حقانی مرشد زماں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے۔ مرشد زادوں اور برادرانِ طریقت سے تعزیت کی اور اُن کے پاس

---

5 ترمذی حدیث نمبر 2167' مستدرک حاکم جلد 1 ص 200 حدیث نمبر 116 (105-394)' مشکوٰۃ حدیث نمبر 173' مرقاۃ جلد 1 ص 382۔ 6 مشکوٰۃ ص 36' تفسیر قرطبی جلد 1 ص 36' جلد 7 ص 311' البدایہ والنہایہ جلد 10 ص 337' لسان المیزان لابن حجر جلد 1 ص 210' الموضوعات لابن الجوزی جلد 1 ص 31۔ 6 مکتوبات دفتر اَوّل حصہ اَوّل مکتوب نمبر 100۔ 7 زبدۃ المقامات خواجہ ہاشم کشمی رحمہ اللہ تعالیٰ ص 158۔

چندروز دہلی میں قیام فرمایا اور تربیت و اِرشاد کی محفل جو حضرت خواجہ کے اِرتحال سے سونی ہوگئی تھی، دوبارہ آباد ہوگئی اور مغموم و مجروح دِل، شگفتہ اور تازہ ہوگئے۔ 9

سلسلۂ دعوت و تبلیغ:

حضرت مجدّد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ کچھ روز قیام دہلی کے بعد سرہند شریف تشریف لائے اور سلسلۂ دعوت و تبلیغ شروع فرمایا: آپ صرف عوام الناس کو ہی تبلیغ نہ فرماتے تھے بلکہ اَراکینِ حکومت اور اَربابِ حل وعقد کو بھی دعوت و تبلیغ فرماتے تھے۔

اکبر کا دعویٰ:

جلال الدین اکبر نے جب علانیہ دعویٔ اُلوہیت کیا۔ وہ ملعون بادشاہ فرعون کی طرح تختِ نخوت پر بیٹھ کر خلقت سے سجدہ کرواتا اور اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰی ''میں تمہارا سب سے اعلیٰ پروردگار ہوں'' کا دم مارتا اور نمرود مردود کی طرح رعونت کے تخت پر بیٹھ کر لِمَنِ الْمُلْکُ؟ یعنی ''کس کا ملک ہے؟'' کا نقارہ بجاتا۔ سجدہ نہ کرنے والوں کو قتل کر دیتا' ایسے میں حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے غیرت میں آکر بادشاہ کے خلاف سخت ناراضگی کا اِظہار کیا۔ آپ نے خانِ خاناں، خانِ اعظم، سیّد حیدر جہاں اور مرتضٰی خاں وغیرہ کو جو حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور اکبر بادشاہ کے مقربِ خاص تھے کے ہاتھ' بادشاہ کو نصیحت آمیز مکتوبات اور کلمات کہلا بھیجے۔

اِبتدائی کامیابی:

اِبتدائی کامیابی یہ حاصل ہوئی کہ لوگوں کو یہ اِختیار دیا گیا کہ وہ دینِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہیں یا اکبر کے اِختراع کردہ دینِ اِلٰہی میں آجائیں۔ جو ملازم لوگوں کو زبردستی بادشاہ کے پاس سجدہ کے لئے لایا کرتے تھے اُنہیں تاکیداً منع کیا گیا کہ آئندہ کسی کو زبردستی نہ لایا جائے''۔

مقابلہ:

شانِ خدا ایک دِن اکبر نے خود ساختہ دینِ الٰہی اور اِلہامی دینِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ کے لیے وقت مقرر کیا۔ جب یہ خبر حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے سُنی تو فرمایا کہ کشف یوں ظاہر ہوا ہے کہ اِس مقررہ دن میں بادشاہ پر غضبِ اِلٰہی بالضرور نازل ہوگا۔ جب وہ مقررہ دِن آیا تو کافر مرتد بادشاہ نے اپنے محل کے بالاخانہ میں بیٹھ کر صحن کے نیچے وسیع میدان میں دربارِ عام منعقد کیا۔ اِس وسیع میدان میں دو بارگاہیں بنوائیں۔ ایک کو زرد دیبا سے آراستہ اور جواہر و یاقوت سے جڑاؤ کرایا گیا اور اُس کا نام بارگاہِ اکبری رکھا گیا اور دوسری پُرانی بارگاہ جس میں پرانا ہونے کی وجہ سے قائم رہنے کی بھی سکت نہ تھی اور اُسے جگہ جگہ سے کیڑے نے کھا کر چھلنی بنا رکھا تھا۔ اُس کا نام بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم رکھا گیا۔ بارگاہِ اکبری میں قسم قسم کے لطیف نفیس اور پُر تکلف کھانے اور میوے سجائے گئے اور بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں بالکل نامرغوبِ طبع' بے مزہ طعام رکھے گئے۔ اَب لوگوں کو عام دعوت دی گئی کہ جو شخص چاہے بارگاہِ اکبری میں داخل ہو اور جو چاہے بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں آئے۔ بادشاہ کے بڑے بڑے عہدہ دار اور امیر و وزیر سلطنت کے تنخواہ دار تو بارگاہِ اکبری میں داخل ہوئے اور حضرت قیوم اوّل مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے تمام مریدوں بشمول خانِ خاناں، مرتضٰی خاں، سیّد حیدر جہاں اور خانِ اعظم وغیرہ اور بہت سے غریب لوگوں کے ساتھ جو اِسلام کے شیدائی تھے' حضور سیّد الاوّلین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شخص کو بھیجا کہ بارگاہِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے اِردگرد ایک لکیر کھینچ آئے۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور مٹھی بھر خاک جو حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ العزیز نے اُسے دی تھی بادشاہ کی طرف پھینکی۔ اِس کے پھینکتے ہی شمال کی طرف سے ایک آندھی اُٹھی جس نے اکبری بارگاہ کو تہہ و بالا کر دیا۔ چنانچہ طعام کے رکاب خیموں کی میخیں اور رسیاں وغیرہ اُکھڑ گئیں اور سارے خیمے اور سائبان اہلِ بارگاہ کے سروں

9 تاریخ دعوت و عزیمت جلد 4 ص 154 من وعن۔

پر پڑے حتیٰ کہ وہاں ایک ہلاکت نما منظر تھا۔ جس بالا خانہ پر بادشاہ بیٹھا تھا اُس کے کواڑ بادشاہ کے سر پر لگے اور سات زخم آئے۔ اکبر زمین پر گر پڑا جس سے اُس کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں۔ ایک بگولا بارگاہِ محمد ﷺ کے اردگرد پھرتا رہا۔ لیکن اندر کے آدمیوں کو کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ دی۔ یہ لوگ دِل جمعی سے کھانا کھانے میں مشغول رہے۔ سات روز بعد اکبر بادشاہ اُن زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسا اور داخل فی النار ہوا۔ اِس روز ہزار ہا آدمی حضرت کے مرید ہوئے جن میں خاں جہان لودھی، سکندر خاں لودھی اور دریا خاں بھی شامل ہیں۔ (روضۃ القیومیہ ص 220 تا 227 مختصراً)

گوالیار میں قید:

اکبر کے بعد جہانگیر تخت نشین ہوا۔ اکبر کے مقابلے میں اُس کو دین سے کوئی عناد نہیں تھا مگر یہ بھی لوگوں سے سجدہ کرواتا تھا حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اَرکانِ سلطنت اور اُمرائے دربار کے نام خطوط لکھے تھے۔ یہ خطوط اِصلاحِ حال حمایتِ اسلام اور دین کی حمیّت کے سلسلہ میں تھے۔ جہانگیر کا وزیرِ بے تدبیر شیطان نظیر آصف جاہ مخالفانِ دین اور منافقانِ بے یقین سے مل کر پوشیدہ ہی پوشیدہ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں صلاح ومشورہ کیا کرتا تھا۔

آصف جاہ کے بہکانے پر جہانگیر حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہُ العزیز کی طرف سے سخت بدظن ہوگیا اور حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہُ العزیز کو دربار میں بلایا۔ آپ دربار میں تشریف لائے مگر سجدہ نہ کیا۔ بادشاہ نے ناراض ہوکر کہا آپ نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا میں نے سوائے خُدا کے نہ تو کسی کو سجدہ کیا ہے اور نہ ہی کروں گا۔ اِس پر بادشاہ نے آپ کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند کرنے کا حکم دے دیا۔ نظر بندی کا یہ واقعہ ربیع الثانی 1028ھ میں پیش آیا۔ قید کے بعد آپ کی ساری جائیداد جن میں کتابیں بھی تھیں، ضبط کرلی گئیں۔ مگر آپ نے گوالیار کے قلعہ میں تبلیغ وارشاد کا زبردست سلسلہ شروع کردیا۔ آپ کی تبلیغ سے کئی ہزار قیدی مشرف بہ اسلام ہوئے۔

سیّد الانبیاء ﷺ نے شرفِ زیارت بخشا:

جن دِنوں حضرت مجدّد الف ثانی قدس سرہُ العزیز نظر بند تھے۔ آنجناب کے ایک مخلص دوست نے بتایا کہ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ ہر طرف سے گروہ ہا گروہ دوڑے چلے آرہے ہیں۔ میں نے پوچھا خیر ہے کیوں دوڑتے ہو؟ اُنہوں نے کہا حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اِس سنگین قلعہ میں نظر بند ہیں اور حضور سیّدنا خاتم المرسلین ﷺ، حضرت مجدّد رحمۃ اللہ علیہ کی خبر پُرسی کے لئے تشریف فرما ہوئے ہیں۔ جب میں اِس قلعہ کے دروازے پر پہنچا تو لوگوں کا شور وغل تھا اور خلقت صفیں باندھ کر کھڑی ہوگئی۔ ایک گھڑی بعد شہر میں شور مچ گیا کہ خاتم الانبیاء حضور سیّدنا رسولِ اللہ ﷺ نے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو قید سے رہا فرما دیا ہے۔ (روضۃ القیومیہ ص 322)

رہائی کی شرائط:

جہانگیر ایک رات تخت پر بیٹھا تھا اور مجلسِ عیش ونشاط گرم تھی۔ اَچانک حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مجلس میں آئے اور بادشاہ کو مع تخت اُٹھا کر پٹخ دیا اور خود غائب ہوگئے۔ بادشاہ بے ہوش ہوگیا۔ جب ہوش آیا تو بادشاہ سخت شرمندہ ہوا اور اُسی وقت ایک عرضی لکھی اور اپنی خطاؤں پر بہت معافی مانگی اور رہائی کا اِعلان کیا مگر آپ نے جواباً چند شرائط لکھ بھیجیں کہ اگر یہ منظور ہیں تو میں آؤں گا، ورنہ جیل میں ہی خوش ہوں۔

شرائط:

(1) سجدہ کرانا ختم کرو۔ (2) ہندوستان کے تمام ممالکِ محروسہ میں جو مسجدیں گرائی گئی ہیں اُنہیں از سرِ نو تعمیر کرادو اور اپنے دربارِ عام کے دروازے پر ایک مسجد بنواؤ تاکہ مسلمان آکر اُس میں نماز اَدا کریں۔ (3) اپنے ہاتھ سے گائے ذبح کرو اور حکم دے دو کہ تمام ممالکِ محروسہ میں ہر گاؤں اور قصبہ میں گائے ذبح کی جائے۔ (4) تمام اِنتظامیہ شرعی ہو۔ مثلاً قاضی، محتسب، مفتی وغیرہ علمائے کرام میں سے

مقرر کئے جائیں۔ (5) کافروں سے جزیہ لیا جائے۔ (6) اَحکامِ شریعت کو کماحقہٗ نافذ کیا جائے اور باطل رسوم وآئین اور بدعات کو ترک کیا جائے اور (7) تمام قیدی رہا کیے جائیں۔

رہائی:

اُدھر بادشاہ نے خواب میں دیکھا تھا کہ تمام اَمراض حضرت قیومِ اَوّل رحمۃ اللہ علیہ کی دُعا کے بغیر دُور نہیں ہوں گے اور آنجناب کی توجہ کے بغیر سلطنت بھی قائم نہیں رہے گی۔ اِس واسطے بادشاہ نے اُن تمام شرائط کو منظور کرلیا اور اپنے بہت سے اُمراء کو آنجناب کی خدمت میں بھیجا تا کہ اُنہیں نہایت تعظیم وتکریم سے لشکرِ شاہی میں لائیں۔ جب اُمراء پہنچے تو آنجناب بھی اَمرِ الٰہی کے مطابق قلعہ سے باہر آئے اور جو قیدی مدتوں سے اِس قلعہ میں پڑے گل سڑ رہے تھے اُنہیں بھی رہائی مل گئی۔ اُنہوں نے عرض کی کہ اَب اِس دَر کو چھوڑ کر اور کہاں جائیں؟ اِس واسطے وہ بھی آنجناب کے ہمراہ ہوئے' چنانچہ بادشاہ نے آپ کی شرائط کے مطابق بھرپور عمل شروع کردیا۔

فرقۂ غیر مقلدین کے ہفت روزہ **الاعتصام** لاہور کے شمارہ 21 ستمبر 1990ء میں ہے کہ نواب صدیق حسن خاں (وفات۔ 1307ھ) اِمام اہلحدیث نے حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے: ''حضرت مجدّد الف ثانی عالم عارفِ کامل مکمل تھے۔ اپنے زمانہ میں طریقۂ نقشبندی کے اِمام تھے۔ صوفیوں کے لئے سلوک کے راستوں میں مجدّدٗ معرفتِ خداوندی اور مقامات کی اِنتہا پر پہنچے ہوئے تھے جو اُن کو علوِ علم اور کمالِ تبحر حاصل تھا اُس پر آپ کے مکتوبات شاہد اور روشن دلیل ہیں۔ اِتباعِ سُنّت اور ترکِ بدعت پر حریص تھے۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہما جیسے حضرات کا اُن کے سلسلۂ طریق میں داخل ہونا اُن کی قدر ومنزلت معلوم کرنے کے لیے کافی ہے۔ خلاصہ یہ کہ اپنے زمانہ میں اہلِ سُنّت کے اِمام تھے۔ ظاہر و باطن میں اُن کا طریقہ عالیہ کتاب وسُنّت پر مبنی تھا اور جو چیز اِن دونوں محکمہ اُصول کے خلاف ہو وہ اُن کے طریقہ میں مقبول نہیں۔ معرفت وقبول کی منزلوں پر پہنچنے کے لئے آپ کے مکتوبات اُصولِ عظیمہ ہیں۔ طالبِ صادق اور سالکِ راغب کو کسی وقت مکتوبات کے مطالعہ سے بے نیازی حاصل نہیں''۔

نواب صدیق حسن خاں نے اِس بات کا اِقرار کیا ہے کہ: ''مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کشف کے مرتبۂ بلند کو اِس سے معلوم کرنا چاہئے کہ سب کشف چشمۂ ہوش سے سرزد ہوئے اور کبھی کوئی کشف شریعت کے مخالف نہ ہوا بلکہ اکثر کی تو شریعت مؤید ہے۔ اَولیاءِ کرام میں اُن کا مرتبہ اَیسا ہے جیسے اَنبیاءِ کرام علیہم السّلام کی جماعت میں اولوالعزم اَنبیاء علیہم السّلام کا مرتبہ''۔

ترجمانِ اہلِ سُنّت شاعرِ مشرق عاشقِ رسول ﷺ حضرت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بالِ جبریل میں حضرت مجدّد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ کی منقبت کو اپنے خصوصی اَنداز میں سمندر کو کوزے میں بند کرتے ہوئے چند اَشعار میں یوں بیان کیا ہے:

حاضر ہوا میں شیخِ مجدّدؒ کی لحد پر
وہ خاک کہ ہے زیرِ فلک مطلعٔ اَنوار
اِس خاک کے ذرّوں سے ہیں شرمندہ ستارے
اِس خاک میں پوشیدہ ہے وہ صاحبِ اَسرار
گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
جس کے نفسِ گرم سے ہے گرمیٔ اَحرار
وہ ہند میں سرمایۂ ملّت کا نگہبان
اللہ نے بر وقت کیا جس کو خبردار

اِمام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ 28 صفر المظفر 1034ھ کو اِس عالمِ فانی سے عالمِ بقاء کی طرف سفر کرگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o

اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کی قبر مبارک پر ہزاروں رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے اور ہمیں اُن کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

ماخوذ از: ''انوارِ رضا''

اِمام اہلسنّت اعلیٰ حضرت اِمام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ 10 شوال المکرّم 1272ھ بمطابق 14 جون 1856ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے جدِ امجد حضرت مولانا رضا علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے گود میں لے کر فرمایا: ''میرا یہ بیٹا بہت بڑا عالم ہوگا اس کے چشمہ عرفان سے ایک دُنیا سیراب ہوگی''۔ آپ کا تاریخی نام المختار رکھا گیا۔ آپ کا تعلق افغانستان کے ایک خوشحال گھرانے سے ہے جو سرزمین بریلی میں رہائش پذیر ہے۔ آپ کے والدِ گرامی کا نام (مولانا) نقی علی خان (رحمۃ اللہ علیہ) ہے۔ حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ ظاہری اور باطنی دونوں علوم سے متصف جلیل القدر عالم دین تھے۔ حضرت اِمام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ نے 4 سال کی عمر میں قرآنِ مجید ناظرہ ختم کیا اور چھ سال کی عمر میں ماہِ ربیع الاوّل میں بہت بڑے مجمع کے سامنے میلاد شریف پڑھا۔ عربی کی اِبتدائی کتابیں مولانا مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے اَساتذہ کرام سے پڑھ کر چودہ سال کی عمر میں تمام علومِ درسیہ معقول ومنقول کی تکمیل اپنے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ سے کی۔ 14 شعبان المعظم 1286ھ فاتحہ فراغ ہوا۔ والدِ ماجد نے ذہین وطباع دیکھ کر اُسی دن سے فتویٰ نویسی کا کام اُن کے سپرد کر دیا۔

1294ھ میں مارہرہ میں حاضر ہو کر حضرت سیّد شاہ آلِ رسول رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور خلافت کی دستار سے فیض یاب ہوئے اور جمیع سلاسل وسندِ حدیث سے مشرف ہوئے۔ 1295ھ میں زیارت حرمین شریفین کا شرف حاصل کیا۔ وہاں کے اَکابر علماء مثل حضرت سیّد احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی شافعیہ اور حضرت عبدالرحمان سراج رحمۃ اللہ علیہ مفتی حنفیہ سے حدیث وفقہ واُصول وتفسیر و دیگر علوم کی سند حاصل کی۔

ایک روز مقامِ ابراہیم میں نماز مغرب سے فارغ ہوئے ہی تھے کہ اِمام شافعیہ حضرت حسین بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے گھر لے گئے۔ قبل ازیں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا اُن سے کوئی تعارف نہ تھا۔ اِمام صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیر تک اُن کی پیشانی کو تھامے رہے اور فرمایا' میں اِس پیشانی میں اللہ (سبحانہ وتعالیٰ) کا نور پاتا ہوں۔ اِس کے بعد صحاح ستّہ کی سند اور سلسلۂ قادریہ کی اِجازت اپنے دستخطِ خاص سے عطا فرمائی۔ اِس سند میں حضرت اِمام بخاری رحمۃ اللہ علیہ تک گیارہ واسطے ہیں۔

حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے تو یہ وہ زمانہ تھا جب ہندوستان سے مسلمانوں کا اِقتدار ختم ہو چکا تھا۔ 1857ء کی تحریک آزادی میں کئی علمائے اہل سُنّت تاریخی کردار اَدا کرنے کے جرم میں پھانسی کے تختوں پر لٹکائے جا چکے تھے۔ کئی علماء کرام کو عبورِ دریائے شور کی سزائیں مل چکی تھیں۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والدِ ماجد سے انگریزوں کے ظلم وستم کے روح فرسا واقعات سنتے تو اُن کے دل میں انگریزوں سے نفرت کی آگ بھڑکنے لگتی۔ اُن کے جی میں آتا کہ اِن کے پاس قوت ہو اور وہ انگریزوں کو تہس نہس کر دیں۔

اللہ (عزوجل) نے اُنہیں غیر معمولی ذہانت وبصیرت عطا فرمائی تھی۔ بچپن ہی میں اُنہوں نے محسوس کر لیا تھا کہ مکار انگریز' علمائے سوء کے ذریعے اُمتِ مسلمہ کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے پر تلا ہوا ہے۔ کہیں وہ جھوٹی نبوت کا اِجراء کر کے جہاد وقتال کو منسوخ کرا رہا ہے اور کہیں مسلمانوں کے دِلوں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ کم کرنے کے لئے خوفناک سازشیں کر رہا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عظیم والد نے اُنہیں یہی سبق سکھایا کہ محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شوقِ جہاد۔ یہی دو چیزیں مسلمانوں کو من حیث القوم اِستحکام اور رفعت عطا کرتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تعلیم مکمل کرتے ہی جان لیا کہ فرنگی رہزنوں اور عیّاروں کے اِشارے پر کچھ لوگ اِرشاد وہدایت کا لبادہ اَوڑھ کر مسلمانوں میں اِنتشار و اِفتراق کا بازار گرم کر کے اُن کی اجتماعی قوت ختم کر رہے ہیں۔ اِن حالات کا

اَندازہ کرتے ہی اُنہوں نے تہیہ کرلیا کہ وہ عمر بھر اِن دین کے دشمنوں سے لڑیں گے اور مسلمانوں کے سینوں میں عشقِ رسول ﷺ کی روشنی تیز تر کردیں گے کہ اِس کے بغیر اِن کے دکھوں کا مداوا ممکن نہیں۔

اعلیٰ حضرت صوم وصلوٰۃ اور طہارت وغیرہ میں بہت اِحتیاط فرماتے تھے۔ وضو میں بال کی جڑ تک پانی پہنچانے کا پورا اِہتمام کرتے تھے تاکہ ہر جگہ پانی پہنچ جائے۔ اِس مقصد کے لئے پانی کے دو لوٹے اُن کے لئے رکھے جاتے تھے۔ سُنّتِ مبارکہ کے پابند تھے جو کام اُلٹے ہاتھ کے کرنے کے ہیں اُن کے علاوہ آپ ہر کام کی اِبتداء سیدھے یعنی دائیں ہاتھ سے کرتے' دروازۂ مسجد کے زینے پر قدم رکھتے تو سیدھا۔ صبح مسجد میں ایک صف بچھی رہتی تھی اُس پر قدم پہنچتا تو سیدھا۔ پھر صف پر سیدھا یعنی دایاں پاؤں رکھتے۔ یہاں تک محراب میں مصلیٰ پر بھی دایاں پاؤں پہلے رکھتے۔ اگر کسی کو کوئی چیز دینی ہوتی تو دائیں ہاتھ سے' دائیں ہاتھ میں دیتے۔ سردیوں اور گرمیوں میں ساری عمر مسجد میں آکر باجماعت نماز پڑھی۔ ہمیشہ پگڑی سے نماز پڑھتے۔

ہفتہ میں دو بار جمعۃ المبارک اور منگل کو لباس تبدیل فرماتے۔ اگر جمعرات یا ہفتہ کو یوم عیدین یا یوم میلاد النبی ﷺ ہوتا تو دونوں دن لباس تبدیل فرماتے۔ اِن دونوں تقریبوں کے علاوہ' معیّن دنوں میں ہی لباس تبدیل فرماتے۔ یوم معیّن کے علاوہ کسی اور وجہ سے لباس تبدیل نہ کرتے۔

وقت کی قدر فرماتے تھے۔ ہمہ وقت تالیف وتصنیف وفتاویٰ نویسی میں مصروف رہتے۔ اِسی وجہ سے اندر کمرہ میں تشریف رکھتے تھے کہ باتوں میں کام نہیں ہوگا یا بہت ہی کم ہوگا۔ صرف نماز پنجگانہ میں باہر تشریف لاتے یا کسی مہمان سے ملنے کے لئے بعد از نماز جمعۃ المبارک اور روزانہ بعد از نماز عصر پھاٹک میں چارپائی پر تشریف رکھتے اور چاروں طرف کرسیاں رکھ دی جاتیں۔ یہی وقت عام لوگوں کی ملاقات کا تھا۔ لوگ آپ سے مسائل پوچھتے آپ خطوط کے جوابات دیتے یا اِستفتاء کے جوابات لکھواتے۔ اِس وقت علوم وعرفان کے فیوض وبرکات جاری ہوتے۔ مغرب کے بعد اَندرونِ خانہ تشریف لے جاتے اور وہیں تصنیف وتالیف' کتب بینی اور اَوراد ووظائف میں مصروف رہتے۔

آپ نحیف الجثہ اور نہایت قلیل الغذا تھے۔ آپ کی عام غذا چکی کے پسے آٹے کی روٹی اور بکری کا قورمہ تھا۔ آخر عمر میں آپ کی غذا اور بھی کم رہ گئی تھی۔ آپ کی ذات اَلْحُبُّ لِلّٰہِ وَالْبُغْضُ لِلّٰہِ کی زندہ تصویر تھی۔ اللہ عزوجل اور رسول کریم ﷺ سے محبت رکھنے والے کو اپنا عزیز سمجھتے تھے جبکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور رسولِ کریم ﷺ سے دشمنی رکھنے والے کو دشمن مگر اپنے مخالف سے نہ تو کبھی بدخُلقی سے پیش آتے اور نہ ہی کبھی ذاتی دشمن سے سخت کلامی فرماتے بلکہ حلم سے کام لیتے جبکہ دین کے دشمن سے کبھی نرمی نہ برتی۔ آپ کی زندگی اِتباعِ سُنّت مبارکہ کے اَنوار سے منور ہے۔ آپ نے بعض اَیسی سنتوں کو جن کے لوگ تارک تھے' زندہ فرمایا۔ مثلاً اذانِ ثانی کو آپ نے حضور نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے مطابق خطیب کے سامنے مسجد کے دروازہ پر دلوانے کا طریقہ قائم کیا۔

آج مملکتِ خداداد پاکستان' متعصب بھارت' افغانستان' بنگلہ دیش' اَفریقہ اور دوسرے ممالک میں جہاں جہاں جمعۃ المبارک کی اَذان ثانی دروازۂ مسجد پر دی جارہی وہ سب آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

آپ اِس حقیقت کے قائل تھے کہ علماء کرام کے ذمے دو فرض ہیں ایک تو شریعتِ مطہرہ پر پورے طور پر عمل کرنا اور دوسرے مسلمانوں کو اُن کے دینی مسائل سے آگاہ کرنا۔ جہاں کہیں کسی کو خلافِ شرع کام کرتے ہوئے دیکھتے تو اُس کو سمجھاتے اور منع فرماتے اور اِس کو اپنے فرائض میں داخل سمجھتے۔

1856ء سے 1921ء تک کی 65 سالہ زندگی میں اِمام اہلسنّت رحمۃ اللہ علیہ نے 65 علوم وفنون پر ایک ہزار کتب ورسائل تصنیف فرمائے۔ اِیمان اور عشق سے بھرپور ترجمۂ قرآنِ مجید بعنوان کنز

الایمان 1911ء میں مکمل کیا۔ 12 ہزار صفحات پر مشتمل فقہی مسائل کا خزانہ **فتاویٰ رضویہ شریف** عظیم خزانہ کی شکل میں عطا فرمایا۔ ایک متحرک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کا جو کام تھا' اِمام اہلسنّت نے تنِ تنہا اَنجام دے کر اپنی جامع و ہمہ صفت شخصیت کے زندہ نقوش چھوڑے۔

آپ کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ طویل عبارت ایک نظر دیکھنے سے ازبر ہوجاتی تذکرۂ نوری میں خود آپ کی یہ روایت درج ہے۔

''بعض ناواقف حضرات میرے نام کے ساتھ حافظ لگا دیتے ہیں حالانکہ میں حافظ نہیں ہوں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ کوئی حافظ صاحب کلام پاک کا رکوع مجھ کو سنا دیں اور پھر دوبارہ مجھ سے سن لیں''۔ ایک روز خیال آیا، لوگ مجھے حافظِ قرآن سمجھتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ کیوں نہ قرآنِ مجید حفظ کرلوں۔ چنانچہ ایک ماہ کی قلیل مدت میں قرآنِ حکیم حفظ کرلیا۔ لطف یہ کہ روزانہ ایک پارہ حفظ کرنے کے باوجود معمولات میں فرق نہیں آنے دیا' سب اُمور حسبِ معمول اَنجام دیتے رہے۔ بس تھوڑا سا وقت نماز مغرب کے بعد حفظِ قرآنِ مجید کے لئے نکال لیتے۔

اعلیٰ حضرت طاغوتی طاقتوں کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے ہمیشہ چٹان بن کر کھڑے ہوجاتے تھے۔ گستاخانہ ذہنیت کے پھیلتے اور بڑھتے ہوئے جراثیم کو ختم کرکے اُنہوں نے قرآنِ مجید وحدیثِ پاک کی روشنی میں اِسلام کی صحیح تصویر پیش کی اور بیمار دِلوں سے کہا کہ وہ شفاخانہ حجاز سے درد کا درماں حاصل کریں۔ متنبّی قادیان نے جب بلند بانگ دعوے کئے تو آپ نے اُس کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ اور اُس کے رَد میں کئی کتابیں تصنیف فرمائیں۔

ایک مرتبہ آپ کے کسی عزیز نے پوچھا آپ دریدہ دہنوں کی اِس درجہ مخالفت کیوں فرماتے ہیں؟ آپ کے برانگیختہ کرنے سے وہ آپ کو گالیاں دینے لگتے ہیں' آپ نے فرمایا:۔

میاں: میں بھی چاہتا ہوں کہ دشنام طراز، کینہ جُو اور بد مذہب لوگ' میرے آقا ومولیٰ' فخرِ موجودات' سیّد السادات' احمد مجتبیٰ' محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف سے ذہن ہٹالیں اور مجھے جی بھر کے کوسیں۔ میرے لئے یہی بہت بڑی سعادت ہے کہ طائف کے طرفداروں کو میں نے اپنے پیچھے لگالیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ سے آپ کو بے حد عشق تھا۔ جب کوئی حج بیت اللہ شریف سے واپس آتا آپ اُس سے دریافت فرماتے کہ حضور ﷺ کی بارگاہِ پاک میں حاضری دی؟ وہ ہاں کہتا تو فوراً اُس کے قدم چوم لیتے۔ آپ کے حالات میں ہے کہ جب آپ سونے کے لئے لیٹتے تو لفظ محمد (ﷺ) کی شکل بنالیتے۔

عشقِ رسولِ مقبول ﷺ اعلیٰ حضرت کی زندگی کا نمایاں ترین وصف ہے۔ دوسری مرتبہ جب مدینہ منورہ گئے تو اِمام الانبیاء حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہِ بےکس پناہ کی حاضری کے وقت دِل میں یہ تمنا اُبھری کہ کاش بیداری کی حالت میں بھی جمالِ جہاں آرا کی زیارت نصیب ہوجائے۔ اِس خیال نے اِس قدر بے تاب و بےقرار کیا کہ حالت غیر ہوگئی۔ اِس عالم میں یہ غزل کہی ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دِن اے بہار پھرتے ہیں

یہ اَشعار صاحب الجود والکرم ﷺ کی بارگاہِ رحمت پناہ میں قبول ہوئے اور آپ کے دِل کی مراد برآئی۔ آپ بیداری میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

مولانا عرفان علی بیسل پوری کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔ ''وقتِ مرگ قریب ہے تو میرا دل ہند تو ہند' مکہ معظّمہ میں بھی مرنے کو نہیں چاہتا اپنی خواہش تو یہی ہے کہ مدینہ طیبہ میں اِیمان کے ساتھ موت اور بقیع مبارک میں خیر کے ساتھ دفن نصیب ہو''۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے 25 صفر المظفر 1340ھ کو جمعۃ المبارک کے روزعین اَذان جمعۃ المبارک کے دوران جب مؤذن نے **حی علی الفلاح** پکارا' وصال فرمایا۔ وفات سے تھوڑی دیر پہلے فرمایا تصاویر ہٹا دو۔ لوگوں نے سوچا یہاں تصاویر کا کیا کام؟ لوگ سوچ ہی رہے تھے کہ خود ہی فرمایا یہی لفافے کارڈ اور

روپے پیسے (جن پر تصویریں ہوتی ہیں) پھر مندرجہ ذیل وصیتیں فرمائیں:-

سینہ پر دم آنے تک سورۂ یٰسین اور سورۂ رعد پڑھی جائیں، دُرود شریف بھی متواتر پڑھا جائے۔ رونے والے بچوں کو دُور رکھا جائے۔ قبضِ روح کے فوراً بعد آنکھیں بند کردی جائیں اور ہاتھ پاؤں سیدھے کردیئے جائیں۔ ''بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ'' کہہ کر نزع میں ٹھنڈا پانی پلایا جائے۔ میت پر آہ وبکا نہ کی جائے، غسل اور کفن سُنّتِ مبارکہ کے مطابق ہو۔ مولانا حامد رضا خان علیہ الرحمۃ فتاویٰ میں تحریر کی ہوئی دُعائیں یاد نہ کرسکیں تو مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نماز جنازہ پڑھائیں۔ قبر تیار ہوجائے تو سرہانے کی طرف الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک آیاتِ مبارکہ پڑھی جائیں۔ فاتحہ میں طویل وقفہ نہ کیا جائے۔ میری فاتحہ کا کھانا صرف غرباء کو کھلایا جائے۔

جس روز اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا وصال ہوا، ٹھیک اُسی روز بیت المقدس میں ایک شامی بزرگ نے خواب دیکھا کہ حضورِ اَقدس ﷺ تشریف فرما ہیں۔ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حاضرِ دربار ہیں لیکن مجلس پر سکوت طاری ہے۔ اَیسا معلوم ہوتا تھا کہ کسی کے آنے کا اِنتظار ہے۔ شامی بزرگ نے بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں عرض کی، یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کس کا اِنتظار ہے؟ سیّدِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا، احمد رضا خاں کا۔ عرض کی حضور احمد رضا خاں کون ہے؟ فرمایا ہندوستان میں بریلی کے باشندے ہیں۔

شامی بزرگ شوقِ دیدار میں ہندوستان آئے بریلی پہنچ کر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کا پوچھا تو معلوم ہوا کہ اُن کا عین اُسی روز اِنتقال ہوگیا تھا جس روز خواب میں سرورِ کائنات حضور سیّدنا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ہمیں احمد رضا خاں کا اِنتظار ہے۔

مجھے دینِ اِسلام سے پیار ہے

دواخانہ پیغامِ صحت
پیغامِ صحت کا پیغام
تندرست معدہ تندرست انسان
جسمانی وروحانی بیماریوں کی علاج گاہ

اگر آپ علاج کروا کروا کر تنگ آچکے ہیں
اگر آپ کا مرض کسی کی سمجھ میں نہیں آرہا
اگر آپ مہنگا ترین علاج کروانے سے قاصر ہیں
تو آج ہی پیغامِ صحت دواخانہ پر تشریف لائیں

حکیم مزمل حسین عارف
F.T.J B.A اسلامک سٹڈیز
0300-8160837
0345-4767985

شیڈول

اتوار	جلو موڑ باٹا پور لاہور	بازار ڈوگرائے کلاں نزد مرکزی جامع مسجد لاثانی
بروز ہفتہ	سیالکوٹ	اگوگی موڑ، وزیر آباد روڈ، اگوگی، سیالکوٹ
بدھ	لالہ موسیٰ	مین جی ٹی روڈ بالمقابل سبزی منڈی نزد پنجاب بینک
جمعۃ المبارک	مریدکے	دواخانہ پیغام صحت پرانا رنگ روڈ لطیف پارک نزد جامع مسجد غوثیہ احمد دین والی

وقت صبح 10 تا نمازِ مغرب
مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں
معدہ کے امراض، جگر کے امراض، گردہ ومثانہ کے امراض، مردانہ وزنانہ پوشیدہ امراض، جوڑوں کا درد، بے اَولادی، اُٹھرا، طبِّ اسلامی کے مطابق الحمدللہ شافی علاج کیا جاتا ہے
مجھے دینِ اسلام سے پیار ہے

ماحول دوست
Keep your Environment
Clean, Safe & Healthy
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable BATTERY
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5.4
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
WIN 5-6
6V5Ah/20HR
WIN Power Pack
BATTERY
12MF 3
WIN Power Pack
Maintenance Free Rechargeable
BATTERY
12MF9
For Your Every Power Requirement.

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء

ہدیہ 120 روپے

تالیف: پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام منیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ

ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے حوالے سے یہ کتاب مستطاب ترتیبِ نو کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اِس کتاب میں ایک نئی چیز یہ ہے کہ ولادتِ سیّد الوریٰ علیہ التحیۃ والثناء کے سلسلہ میں جتنے سوالات ذہنوں میں پیدا ہوتے ہیں یا ہوں گے اُن سب کے عام فہم مگر مدلل جوابات آپ کو ملیں گے اور ہر بات با حوالہ ہے۔

پیرِ طریقت رہبرِ شریعت منیرِ اسلام مُنیر احمد یوسفی علیہ الرحمہ کی تصنیف کردہ دیگر عظیم آسان فہم خوبصورت کتابیں

نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ	نمبر شمار	نام کتب	ہدیہ
1	حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، یزید اور حدیث قسطنطنیہ	120 روپے	8	کھانے پینے کے آداب	120 روپے
2	ہمسایوں کے حقوق۔	100 روپے	9	شفاء بوسیلہ قرآن مجید و منزل	100 روپے
3	عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم	100 روپے	10	مقدس دُعائیں	400 روپے
4	تاریخ ولادت باسعادت اور وصال شریف	40 روپے	11	آئیں اپنی نماز کا جائزہ لیں!	400 روپے
5	نمازِ مترجم	100 روپے	12	دعوت و تبلیغ	100 روپے
6	حقوق فوت شدگان	400 روپے	13	بسم اللہ شریف کی برکات	100 روپے
7	آئیں قرآنِ مجید و سُنّت مبارکہ کو اپنائیں	60 روپے	14	آئیں پڑھیں شرک کیا ہے؟	150 روپے

کتابیں ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ 977-A بلاک B-III گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور
0322-4632138,0300-4274936

الداعیان

نگینہ جیولری ورکشاپ
پروپرائیٹر: محمد خرم شہزاد یوسفی 042-37631431
دوکان نمبر 6 خورشید مارکیٹ گلی ہینگناں، سوہا بازار رنگ محل لاہور

ثانی کیبلز
پروپرائیٹر: محمد افضال یوسفی 0334-9898173
فیکٹری: ابراہیم روڈ نزد منشی ہسپتال، بندر روڈ لاہور